دیارِ نعت

ترتیب و تہذیب

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

ناظم زرسنزؔ

عہدیداران "اظہارِ نو" پاک پتن

حُسنِ ادب پبلشرز فیصل آباد

0321-7044014, 0301-7044014

rawisharifhussain@gmail.com

دیارِ نعت

(ادبی تنظیم ''اظہارِ نو'' پاک پتن کی 2024ء کی ماہانہ طرحی نعتوں کا مجموعہ)

مرتبین

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

ناظم زرسنز

حسنِ ادب فیصل آباد

03217044014

Deyar e Naat

By

Dr Naveed Aajiz
Nazim Zarsinner

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ھیں

ضابطہ

نام کتاب	:	دیارِ نعت
مرتبین	:	ڈاکٹر نوید عاجزؔ، ناظم زرسنر
نظرِ ثانی	:	شریف ساجد
اہتمام	:	ادبی تنظیم ''اظہارِ نو'' پاک پتن
ناشر	:	حسنِ ادب فیصل آباد
سرورق	:	ڈاکٹر عارف حسین عارفؔ
کمپوزنگ	:	ناظم زرسنر
باراول	:	جنوری 2025ء
تعداد	:	200
قیمت	:	800 روپے

انتساب

خوب صورت شاعر، ادیب اور نثار

جناب احمد سعید سروش

ایڈووکیٹ (مرحوم)

اور

جناب پروفیسر محمد اکرم ناصر

کی شہرِ فرید میں ادبی خدمات کے نام

❖

خدا نے دی ہمیں توفیق نعت کہنے کی
خدا کا تحفہ سمجھ کر قبول کر لیجے
بصد نیاز لکھی ہے حضورؐ کی تعریف
''دیارِ نعت'' کو آقا قبول کر لیجے

شریف ساجد

عہدیداران ''اظہارِ نو'' پاک پتن

بانی:	ڈاکٹر نوید عاجزؔ
سرپرستِ اعلیٰ:	جمشید کمبوہ
سرپرست:	موج دین فریدی
صدر (تاحیات):	شریف ساجد
سینیئر نائب صدر:	ڈاکٹر عمران ملک
نائب صدر:	پروفیسر عمر فاروق
جنرل سیکرٹری:	اسرار مسعود ساجد
جوائنٹ سیکرٹری:	ناظم زرسنز
انفارمیشن سیکرٹری:	عباس علی شاہ ثاقب
فنانس سیکرٹری:	پیر قمر فرید چشتی
میڈیا سیکرٹری:	مزمل فرید

☆☆☆

❖

کیا حسیں رنگ ہے محبت کا
جو موخر تھا وہ مقدم ہے

فضل الرحمٰن فضلؔ

حسنِ ترتیب

❖		عرضِ مرتب ڈاکٹر نوید عاجزؔ، ناظم زرسنز	09
❖	جنوری	خیالِ حجرہ مدحت ہو خلوتوں کا امیں	15
		شریف ساجد، جمشید کمبوہ، موج دین فریدی، یونس فریدی، ڈاکٹر نوید عاجز، عباس علی شاہ ثاقب، ناظم زرسنز، احمد شاد، عبدالرؤف زین، اختر سلیم	
❖	فروری	دانائی نہیں کوئی ادراک کے دامن میں	29
		شریف ساجد، جمشید کمبوہ، موج دین فریدی، ڈاکٹر نوید عاجز، ناظم زرسنز، احمد شاد، اختر سلیم	
❖	مارچ	وہ ہونٹ کہ دو سورۂ رحمٰن کی آیات	41
		شریف ساجد، موج دین فریدی، ڈاکٹر نوید عاجز، ڈاکٹر محمد عمران ملک، ناظم زرسنز، احمد شاد، فضا موسیٰ، اسرار مسعود ساجدؔ	
❖	اپریل	رعونت رنگ و نسل کے بت کمال حیرت سے تک رہے ہیں	51
		شریف ساجد، جمشید کمبوہ، موج دین فریدی، ڈاکٹر نوید عاجز، ڈاکٹر محمد عمران، عباس علی شاہ ثاقب، ناظم زرسنز، احمد شاد، مزمل فرید	
❖	مئی	نعت ان کی سنا کے بیٹھے ہیں	63
		شریف ساجد (نعتیہ قصیدہ)، جمشید کمبوہ، موج دین فریدی، یونس فریدی، ڈاکٹر نوید عاجز (نعتیہ قصیدہ)، عباس علی شاہ ثاقب (نعتیہ قصیدہ)، ناظم زرسنز، زکریا نوریز، عبدالرؤف زین، اختر سلیم، مزمل فرید، تیمور علی تیمور، محمد آصف ثنا۔	
❖	جون	اے دوست تجھ پہ ہیں احسان شاہِ بطحا کے	87
		شریف ساجد، جمشید کمبوہ، موج دین فریدی، ڈاکٹر نوید عاجز، ڈاکٹر عمران ملک، ناظم زرسنز، احمد شاد، اسرار مسعود ساجد	

❖	جولائی	بخت میں مجھ سے تو اچھی ہے رسائی اس کی	99
		شریف ساجد، موج دین فریدی، ڈاکٹر نوید عاجز، پروفیسر عمر فاروق، ناظم زرسنز، احمد شاد، اسرار مسعود ساجد، مزمل فرید	
❖	اگست	مجھے یقیں ہے وہ آئیں گے وقتِ آخر بھی	109
		شریف ساجد، موج دین فریدی، یونس فریدی، ڈاکٹر نوید عاجز، ناظم زرسنز، احمد شاد، مزمل فرید	
❖	ستمبر	غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں	119
		شریف ساجد، جمشید کمبوہ، موج دین فریدی، تائب نظامی، ڈاکٹر نوید عاجز، ناظم زرسنز، احمد شاد، عبدالرؤف زین، بلال امینی	
❖	اکتوبر	مرے اردگرد کی دھند اگر چھٹے تیرے مہر کی تاب سے	131
		شریف ساجد، موج دین فریدی، ڈاکٹر نوید عاجز، پروفیسر عمر فاوق، ناظم زرسنز، احمد شاد، اسرار مسعود ساجد، مزمل فرید	
❖	نومبر	اے سیدِ سادات عنایت کی نظر ہو	141
		شریف ساجد، جمشید کمبوہ، موج دین فریدی، ڈاکٹر نوید عاجز، پروفیسر عمر فاروق، ڈاکٹر عمران ملک، عباس علی شاہ ثاقب، قمر فرید چشتی، فرحت شکور، ناظم زرسنز، احمد شاد، فضا موسیٰ، اسرار مسعود ساجد، عبدالرؤف زین، مزمل فرید، تیمور علی تیمور	
❖	دسمبر	اک عنایت کی نظر مجھ پہ بھی آقائے جہاں	159
		شریف ساجد، سید ریاض حسین زیدی، موج دین فریدی، ڈاکٹر نوید عاجز، پروفیسر عمر فاروق، قمر فرید چشتی، ناظم زرسنز، احمد شاد، اسرار مسعود ساجد، مزمل فرید، بلال امینی	

❖❖❖❖❖❖

عرضِ مرتب

نعت گوئی کا سلسلہ روزِ اول سے جاری و ساری ہے۔نعت گوئی ایک مذہبی فریضہ یا ایک امتی کی عقیدت کا اظہار ہی نہیں بل کہ انسانی زندگی کی تہذیب کرنے والی اقدار کا منبع و ماخذ بھی ہے۔سیرت النبی کا ایک ایک پہلو عصرِ حاضر کے انسان کو درپیش مسائل کا کافی و شافی حل پیش کرتا ہے۔گویا نعت گوئی انسانیت کے نام ایک پیغام ہے اور شاعر کی حیثیت پیام بر کی ہے۔نعت کے حوالے سے شاعر کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ سیرتِ رسولِ کریم ﷺ کا مطالعہ کرے، آپ کے پیغام کو سمجھے اور اپنے چنیدہ الفاظ میں بیان کرے۔ چونکہ پیغام ایک ہے اور بیان کرنے والے چودہ سو سال سے مصروفِ عمل ہیں۔اس لیے ضرورت ہے کہ بیان کی تازگی اور طرزِ ادا کی ندرت پر زور دیا جائے۔اس عمل کے لیے عمدہ الفاظ کے انتخاب کے ساتھ ساتھ تازہ زمینوں اور نئی ردیفوں کے چلن کی ضرورت ہے۔فروغِ نعت کے مختلف حوالوں سے ادبی تنظیم اظہارِ نو پاک پتن شہر میں کلیدی کردار ادا کرتی نظر آ رہی ہے۔سال 2024ء میں تنظیم ہذا کی کارکردگی کا اجمالی خاکہ ترتیب دیا جائے تو کل اکیس اجلاس منعقد ہوئے جن میں اجلاس نمبر 86، 88، 89، 91، 93، 94، 95، 97، 99، 104، 105 اور 106 طرحی نعتیہ کلام پر مبنی تھے۔یہی طرحی نعتیں ''دیارِ نعت'' کی کتابی صورت میں پیش خدمت ہیں۔دیگر اجلاس زیادہ تر مختلف شعرا کے مجموعہ ہائے شعر و ادب کی تقریب رونمائی اور غزل کے مشاعروں کی صورت میں منعقد ہوئے۔کل آٹھ کتابوں کی تقریبِ رونمائی عمل میں آئی جن پر مختلف ایوارڈ عطا کیے گئے۔تفصیل ملاحظہ ہو:

نام کتاب	شاعر / مصنف	ایوارڈ
ہینڈ میڈ نظمیں	زعیم رشید	حسنِ کارکردگی ایوارڈ
پاکستان میں اردو حمدیہ قصیدہ نگاری	عباس علی شاہ ثاقب	شریف ساجد ادبی ایوارڈ
تشکیک	دانش عزیز	شریف ساجد ادبی ایوارڈ
کلیات ریاض حسین زیدی	ڈاکٹر نوید عاجز، سیدہ آمنہ ریاض	اظہارِ نعت ایوارڈ
رات کی دہلیز پر	عارف حسین عارفؔ	شریف ساجد ادبی ایوارڈ
تلاشِ حق	عمران حسینی	شریف ساجد ادبی ایوارڈ
سانجھی پیڑ	محمود محسن	شریف ساجد ادبی ایوارڈ
ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم کے مابعد الطبیعاتی افکار	ڈاکٹر مفتی محمد زاہد اسدی	ریختہ ادبی ایوارڈ

اظہارِ نو کے اجلاسوں میں تحسینِ ادب کے ساتھ ساتھ ترویجِ ادب کا سلسلہ بھی پورے جوش وخروش کے ساتھ جاری وساری ہے۔اس سلسلے میں ملک کے معروف شعرااور دانشور مدعو کیے جاتے ہیں۔ 2024ء میں جن نامور ادبا نے ملاقات کا شرف بخشا، ان میں ساہیوال سے سید ریاض حسین زیدی اور ڈاکٹر ندیم عباس اشرف، لاہور سے ڈاکٹر خاقان حیدر غازی، اکمل حنیف، ڈاکٹر دانش عزیز اور سجاد احمد سجاد، فیصل آباد سے ڈاکٹر عارف حسین عارفؔ اور حماد حیدر نقوی کے علاوہ اوصاف شیخ (ساہیوال)، پروفیسر امین

انجم، مغل جی، عمران حسینی (اوکاڑہ) اور زعیم رشید، احمد تجوانہ (بورے والا) کے نام نمایاں ہیں۔ نعتیہ نشست کے بعد مرحوم شعرا کے لیے دعائے مغفرت کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر اسلم انصاری، غلام علی وفا (متوفی: 11 فروری 2024)، احمد سعید سروش ایڈووکیٹ (17 مئی 2024)، میاں محمد رفیق قیصر (متوفی: 14 نومبر 2024)، طالب کوثری (متوفی: 23 مئی 2024ء) فیصل آباد، (والدہ مرحومہ سید فیض الحسن فیضی، والدہ مرحومہ اسرار مسعود ساجد، والد مرحوم سید امبر بخاری اور فیض احمد مرحوم، ڈاکٹر نوید عاجز کے تایا جان، متوفی: (11 جون 2024) کے لیے فاتحہ خوانی کے ساتھ دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا۔

اظہارِ نو، پاک پتن کے پلیٹ فارم سے 2024 میں جن نوجوان شعرا نے نعت گوئی کا آغاز کیا، ان میں تیمور علی تیمور (طالبِ علم بی ایس اردو)، آفتاب احمد (سال دوم)، بلال امینی (27/SP) جب کہ 2023 میں اسرار مسعود ساجد (ایڈووکیٹ)، اختر سلیم، مزمل فرید اور اور عبدالرؤف زین تنظیمِ ہذا سے وابستہ ہوئے، گویا نئے لکھنے والوں کے لیے یہ تنظیم ایک تربیتی اکادمی کی حیثیت رکھتی ہے۔ پروفیسر عمر فاروق بھی اب اس کاروانِ نعت میں شامل ہوئے ہیں۔

اظہارِ نو میں نعت کی تدوین، اصولِ نعت اور تنقیدِ نعت سے روشناس کرانے کے لیے مختلف اسکالرز کو مدعو کیا جاتا ہے۔ تصنیف و تالیف کے حوالے سے ''ساہیوال کے نعت گو'' کے بعد طرحی نعتوں کا مجموعہ انتخاب ''اظہارِ نعت'' تنظیمِ ہٰذا کی طرف سے اہم کاوش ہے جو نوجوان شعرا میں ذوقِ نعت اجاگر کرنے میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا سکتا ہے۔ ''اظہار نعت'' کو بزمِ علم و ادب، پاکستان (سیالکوٹ) کی طرف سے فیض احمد فیض ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ تازہ طرحی نعتیہ انتخاب ''دیارِ نعت'' کے لیے دعا ہے کہ یہ قارئین کے ذوقِ نعت کی تسکین

کا سامان کرتے ہوئے بارگاہِ ایزدی میں قبولیت حاصل کرنے اور تنظیم کے عہدیداران، متعلقین اور قارئین کے لیے بخشش کا وسیلہ ثابت ہو۔

2025 کے لیے نعت کے مصرع ہائے طرح کی تفصیل درج ذیل ہے:

اس کی آواز زمانوں کی تگ و تاز میں ہے	دلاور علی آزار
لپٹ جاؤں گا ان کے در سے حرفِ التجا بن کر	ریاض حسین چودھری (مرحوم)
چشمِ رسولِ پاک میں آنے کی دیر ہے	جمشید کمبوہ
جنتِ عفو ہے نزدیک تر آتی جاتی	ڈاکٹر ریاض مجید
وجودِ ارض و سما سے پہلے	اکرام تائب
تو شاہِ دو عالم کا گدا ہے تو بجا ہے	ڈاکٹر قمر عباس قمر
نبی سے قبل تھا رحمت کا نام کیا، سوچو	ضمیر محسن
یہی سچ ہے عالم رنگ و بو تری نسبتوں کے جلو میں ہے	عتیق الرحمان
خواہش ہے مری نعت سنے سارا زمانہ	سید ریاض حسین زیدی
میرے مرض کا بس ہے درِ مصطفیٰ علاج	محمد احمد زاہد
ترے سوا کوئی شاہِ انام ہے ہی نہیں	ضیاالدین نعیم
سہ پاؤں گا یہ دوری میں سرکار کہاں تک	انعام الحق معصوم صابری

مرتبین

ڈاکٹر نوید عاجز، ناظم زرسنز

اظہارِ نو

کرنا ہے ہمیں اقرارِ نو
بے شک ہے نعت بہارِ نو

ہو کر عاجز یہ نوید سنو
ہے رب کی عطا اظہارِ نو

درکار ہے تازہ کاری تو
لازم ہے یہاں کردارِ نو

بوسیدہ ہوئے ہیں سب جذبے
طیبہ کا کریں دیدارِ نو

چل عشقِ نبی کی منزل کو
ہاتھ آئیں گے اسرارِ نو

اسرار مسعود ساجدؔ

اظہارِ نو

عاشقِ مصطفےٰ بزمِ اظہارِ نو
واصفِ مجتبےٰ بزمِ اظہارِ نو

کرتی ہے محفلِ نعت کی شکل میں
ذکرِ خیرالوریٰ بزمِ اظہارِ نو

پاک پتن کی دھرتی پہ تجھ سے بڑھا
سلسلہ نعت کا بزمِ اظہارِ نو

تو گلِ نعت کا اک گلستان ہے
نکہتوں میں بسا بزمِ اظہارِ نو

نعت کے نور سے دل منور ہوئے
فیض ہے یہ ترا بزمِ اظہارِ نو

خاتم الانبیا کا ہو تم پر کرم
کاروانِ ہدیٰ: بزمِ اظہارِ نو

وجہِ کونین کی بزم سجتی رہے
ہے خدا سے دعا بزمِ اظہارِ نو

ناظم زرسنر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طرح مصرع

"خیالِ حجرۂ مدحت ہو خلوتوں کا امیں"

از

عتیق الرحمٰن

05 جنوری 2024ء

اجلاس نمبر 86

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

مولانا احمد رضا خان بریلوی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

اُس ارضِ پاک کے ذرے بھی برکتوں کے امیں
جہاں پہ سیّدِ لولاک عظمتوں کے امیں

امینِ فتحِ مبیں اُن کی نرم گفتاری
خوشا مزاج مبارک تھے رحمتوں کے امیں

سعید لمحے بہ دیدارِ گنبدِ خضریٰ
بصیرتوں کے امیں ہیں، بصارتوں کے امیں

شجر، حجر سے؛ جمل سے، غزالِ صحرا سے
وہ بات کرتے تھے گویا کرامتوں کے امیں

نظامِ عدل و معیشت دیا زمانے کو
وہ تھے جہان کی جملہ صداقتوں کے امیں

نبی کی آل پہ، اصحاب پر درود و سلام
جو رازدار تھے جلوت کے، خلوتوں کے امیں

انھی کے سر ہے شفاعت کا تاج، ہم ساجدؔ
امید وارِ شفاعت، عنایتوں کے امیں

شریف ساجدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

دیارِ شاہِ مدینہ ہے نعمتوں کا امیں
نصابِ شاہِ مدینہ ہے عظمتوں کا امیں

حریمِ خاتمِ دوراں ہے نکہتوں کا امیں
طوافِ بابِ رسالت ہے فرحتوں کا امیں

ظہورِ ہالۂ رحمت ہے ظلمتوں میں چراغ
طلوعِ مہرِ نبوت، صداقتوں کا امیں

نقیبِ نرمگی اُن کی ہے تربیت کا چلن
جہادِ سرورِ عالم، عزیمتوں کا امیں

درودِ پاکِ نبی ہے انیسِ قلب و جاں
سلامِ حضرتِ والا ہے راحتوں کا امیں

جمالِ رحمتِ عالم ہے موقلم کا مقر
"خیالِ حجرۂ مدحت ہے خلوتوں کا امیں"

کہ ہوں نہ ذکرِ محمد میں جلوتیں حائل
"خیالِ حجرۂ مدحت ہے خلوتوں کا امیں"

ہمیں کلامِ الٰہی نے یہ بتایا ہے
درودِ احمدِ مرسل ہے نعمتوں کا امیں

جمالیات، بلاغت نظام کا مصدر
نبی کا نطقِ معنبر فصاحتوں کا امیں

مقام سارے ہی یوں تو ہیں بہتریں لیکن
مقامِ قربِ "دنا" ہے فضیلتوں کا امیں

جمالِ رحمتِ داور ہے دلکشی کا بیاں
کمالِ سیّدِ عالم ہے رفعتوں کا امیں

نظام سارے ہی باطل ہیں دہر کے، لیکن
نظامِ خواجۂ گیہاں بشارتوں کا امیں

قیامِ امن و اماں کے لیے ضروری ہے
پیامِ خواجۂ بطحا، محبتوں کا امیں

جہانِ رشد میں جمشیدؔ، یہ مسلم ہے
نبی کا اسوۂ کامل، ہدایتوں کا امیں

جمشید کمبوہ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کے نام سے جو بھی ہے نسبتوں کا امیں
وہ ہے حضور کی جلوت کا، خلوتوں کا امیں

زمانہ سارا ہوا جس کے فیض سے سرشار
نبی وہ فیض کا چشمہ، محبتوں کا امیں

خوشا وہ جشن کہ کونین میں ہوا برپا
کہ ایک امی نبی آیا حکمتوں کا امیں

عروج پایا ہے انساں نے دم قدم سے ترے
بشر ہے آج بھی دنیا میں عظمتوں کا امیں

یہی تو مدحتِ سرکار کا تقاضا ہے
"خیالِ حجرۂ مدحت ہو خلوتوں کا امیں"

میانِ طالب و مطلوب دل نوازی کو
ہوا ہے حضرتِ جبریل رابطوں کا امیں

نظامِ زیست منظم کیا ہے کچھ ایسے
ہر ایک شخص کو ٹھہرایا ضابطوں کا امیں

Scanned with CamScanner CamScanner

خوشا کہ جس نے بھی دیکھا ہے حسنِ احمد کو
تمام عمر رہا ایسی چاہتوں کا امیں

رہا جو یادِ نبیؐ الہدیٰ سے وابستہ
ہے کشمکش کے جہاں میں بھی فرحتوں کا امیں

کبھی تو آئے گا پیغام اُن کی جانب سے
ہے بیٹھا منتظرِ دید حسرتوں کا امیں

بہ شکلِ دلبرِ یکتا وہ ہر طرف ظاہر
ہے کثرتوں سے عیاں کیسے وحدتوں کا امیں

وہ رحمتِ دو جہاں، صادق اور امین ہے وہ
کسی نے دیکھا کہیں ایسے مرتبوں کا امیں!

یہی ہے رفعت و عظمت کی مستند صورت
خدا کے بعد محمد ہے رفعتوں کا امیں

رہا فریدؔی جو دامن سے اُن کے وابستہ
بہ فیضِ خواجۂ یثرب ہے راحتوں کا امیں

موج دین فریدی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کے لطف و کرم کا، عنایتوں کا امیں
ہے ذکرِ آلِ محمد عبادتوں کا امیں

وہی ہیں بانٹنے والے ہر ایک نعمت کے
خدا نے اُن کو بنایا ہے نعمتوں کا امیں

علی کا عدل تو مشہور ہے زمانے میں
نبی کا پاک گھرانہ، عدالتوں کا امیں

انھی کا عشق جہنم سے دور رکھے گا
انھی کا اسم ہے، بے شک، شفاعتوں کا امیں

نبیِ پاک نے بخشا لقب ہے مولا کا
وہی تو ہے دلِ مومن کی راحتوں کا امیں

ہے ذکرِ آلِ نبی ہی نبی کی نعتوں میں
نبی کا ذکر ہے بے شک مؤدتوں کا امیں

خدا بھی پڑھتا ہے مِل کر درود ساتھ اپنے
نبی کا ذکر ہے یونسؔ کی محفلوں کا امیں

یونس فریدی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

وہی ہے مہر و وفا کا، محبتوں کا امیں
نہ آیا ایک بھی ان سا عنایتوں کا امیں

صحیفہ نعت کا مجھ پر اترنے والا ہے
"خیال حجرۂ مدحت ہو خلوتوں کا امیں"

"سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ سے مجھے"
مرا نبی تو ہے انساں کی عظمتوں کا امیں

یہود ظلمتوں پر پھر سے ہیں کمر بستہ
زمانہ ڈھونڈتا ہے پھر سے طلعتوں کا امیں

مجال نارِ جہنم کی کیا، چھوئے مجھ کو
مرا تو حامی و ناصر ہے رحمتوں کا امیں

وہی ہے صاحبِ معراج بایقیں، عاجزؔ
ہر ایک رنگ میں جو ہے صداقتوں کا امیں

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے آپ کا چمنستان، عظمتوں کا امیں
شجاعتوں کا، وفاؤں، عنایتوں کا امیں

اُنھیں کہاں ہے بھلا خوفِ گرمیِ محشر
نبی کا سایہ ہو جن کی شفاعتوں کا امیں

فروغ گیر زمانہ ہے آپ سے آقا
وجود آپ کا مولا ہے جنتوں کا امیں

جو رازداں ہے خدا کے سبھی خزانوں کا
وہ مصطفیٰ ہے خدا کی مشیتوں کا امیں

خدا نے ان کو جو معراج سے نوازا ہے
یہی سفر تو نبی کی ہے رفعتوں کا امیں

رہے لبوں پہ ترانہ محمدی میرے
"خیالِ حجرۂ مدحت ہو خلوتوں کا امیں"

بہت دنوں سے پریشان ہوں، مرے آقا!
لقب ہے آپ کا دنیا میں "رحمتوں کا امیں"

عباس علی شاہ ثاقبؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

کلامِ احمدِ مرسل ہدایتوں کا امیں
دیارِ احمدِ مرسل ہے نعمتوں کا امیں

انھیں کا راستہ دنیا میں سیدھا رستہ ہے
نظام ان کا ہے دنیا میں راحتوں کا امیں

بساطِ دہر میں وہ رہبرِ معظم ہیں
انھیں کا قول و عمل ساری حکمتوں کا امیں

"پسند کر لیا اسلام کو تمھارے لیے"
ہے دین آپ کا انساں کی رفعتوں کا امیں

نجاتِ آتشِ دوزخ سے دینے آیا ہے
شفیعِ حشر، دو عالم کی رحمتوں کا امیں

رسولِ پاک پہ اللہ درود بھیجتا ہے
کلام رب کا ہے آقا کی مدحتوں کا امیں

بشر سکون کہاں پر تلاش کرتا ہے؟
ہے ان کا اسوۂ حسنہ ہی فرحتوں کا امیں

ناظم زرؔ سنز

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

فلک کے، سورۂ یٰسین کی آیتوں کے امیں
ہیں آج بھی مرے آقا ہی شہرتوں کے امیں

ہر ایک کوچے پہ نورِ خُدا برستا رہا
جب آئے بزمِ جہاں میں صداقتوں کے امیں

بلا شبہ، وہ ہمیشہ ہی سے ہیں جلوہ نما
"خیالِ حجرۂ مدحت میں خلوتوں کے امیں"

بھلے وہ ہجرتِ مکہ ہو یا حجاز کی راہ
رہے حضور ہی سب کی امانتوں کے امیں

انھیں جہان سے برتر مقام حاصل ہے
کہ دیکھے چشمِ صحابہ نے رحمتوں کے امیں

جدھر بھی دیکھا، نظر آئے رب کے پیارے رسول
اِسی سبب سے تو ہیں آپ چاہتوں کے امیں

درود اُن پہ، سلام اُن پہ، شادؔ پڑھتا جا
کہ ہیں فقط مری سرکار، وحدتوں کے امیں

احمد شادؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے نبی سا نہیں کوئی برکتوں کا امیں
وہی ہے سارے جہاں میں محبتوں کا امیں

ہوئی نصیب زیارت جسے وہی بولا
ہے آیتوں کا امیں اور عظمتوں کا امیں

کہوں جو نعت تجلی کے صفحے کی مانند
"خیالِ حجرۂ مدحت ہو خلوتوں کا امیں"

درِ نبی سے ملا ہے، ملا ہے جو بھی مجھے
گھرانہ آپ کا ٹھہرا رفاقتوں کا امیں

عمر علی ہو، ابوبکر ہو یا ہو عثمان
ہر ایک یارِ نبی ہے رفاقتوں کا امیں

بھلا میں کیوں نہ کروں زینؔ ناز قسمت پر
عطا کیا ہے خدا نے جو رحمتوں کا امیں

عبدالرؤف زینؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

"خیالِ حجرۂ مدحت ہو خلوتوں کا امیں"
جمال ختم نبوت ہے الفتوں کا امیں

وہ جن کے ہاتھ میں کلمہ پڑھیں ہیں پتھر بھی
جہان سارا تو ہے ان کی عظمتوں کا امیں

جو سنگ کھا کے دعا دے گیا تھا دشمن کو
وہی نبی ہے مرا یعنی رحمتوں کا امیں

وہ جن کا درس محبت ہے، اور کچھ بھی نہیں
مرا نبی ہی تو ٹھہرا ہے الفتوں کا امیں

سلیمؔ کو یہ ہنر نعت کا جو بخشا ہے
وہی تو قاسمِ داور ہے نعمتوں کا امیں

اختر سلیمؔ

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طرح مصرع

"دانائی نہیں کوئی ادراک کے دامن میں"

از

شاکر رضا بدایونی

16 فروری 2024 ء

اجلاس نمبر 88

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں، جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

احمد ندیم قاسمی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

وارفتہ ہوں بن دیکھے ادراک ہے الجھن میں
سرکار کے جلوے ہیں احساس کے آنگن میں

مخصوص ہیں عالم میں رحمت کے لیے آقا
محبوبِ خلائق ہیں اوصاف کے مخزن میں

ما زاغ نے دیکھا تھا انوار کو بے پردہ
جو چاہے وہی دیکھے سرکار کے درپن میں

ترسیدہ و رنجیدہ، غم دیدہ سب آئے ہیں
لینے کو پناہ، آقا! سب آپ کے دامن میں

رعنائی بھی بخشی ہے خوں سے ترے بچوں نے
تا کہ نہ خزاں آئے اسلام کے گلشن میں

سرکار کی عظمت کے اسرار کھلیں مجھ پر
کھل جائے فراست کا اک باب مرے من میں

اصحابِ نبی، ساجدؔ! تربیت و فطرت سے
سب لولوءِ لالا تھے وجدان کے معدن میں

شریف ساجدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت کے خزائن ہیں سرکار کے مخزن میں
عظمت کے جواہر ہیں دُربار کے معدن میں

خم خانۂ بطحا کے اے ساقیِ خوش صورت!
اک جامِ زیارت دیں اِس ہجر کے ساون میں!

سر چشمۂ دانائی ہے گنبدِ خضریٰ میں
"دانائی نہیں کوئی ادراک کے دامن میں"

دانائی کے سب دھارے بہتے ہیں مدینے میں
"دانائی نہیں کوئی ادراک کے دامن میں"

دانائی کے مَصدر سے جو ربط نہیں کوئی
"دانائی نہیں کوئی ادراک کے دامن میں"

دُنیا میں بھی وابستہ سرکار کے دامن سے
ہم حشر میں بھی ہوں گے سرکار کے دامن میں

ماراج مدینے کے اِس پر بھی نجریا ہو!
بِسرام ہے برہن کا اِس مَن جلی جوگن میں

اک خاص تقدّس ہے اک خاص تجمّل ہے
جوبن میں، بڑھاپے میں، سرکار کے بچپن میں

جو وادیِ بطحا میں پُر کیف ہیں نظّارے
نظّارے کہاں ایسے ہیں وادیِ ایمن میں!؟

وَرنہ تھی زمانے میں وَحشت کی عَلم داری
سرکار کے دم سے ہی تہذیب ہے جِیوَن میں

ادراکِ زمانہ میں آئیں گے بھلا کیسے؟
سمٹے ہیں شمائل جو حسّان کے "اَحسَن" میں

جو اُن کے پسینے میں خُوش بُو ہے، نرالی ہے
ایسی ہے کہاں خُوش بُو سنسار کے پُھولن میں؟

محدود نہیں اُن کا فیضانِ کریمانہ
ہیں خاتمِ دوراں وہ ہر دَور کی دھڑکن میں

سُلطانِ مدینہ کو بے شک ہے خبَر اس کی
تڑپن ہے مدینے کی جو ہجر کے اَسوَن میں

مَمدُوحِ دو عالم کو اے کاش پسند آئے!
موتی ہیں عقیدت کے جو نعت کی سُمرَن میں

Scanned with CamScanner CamScanner

خوش بخت زمانہ ہیں سرکار کے شیدائی
رہتے ہیں حُضُوری میں، مصروف ہیں درشن میں

اس واسطے اُن پر ہے "صادق" کا لقب صادق
بے مثل جو ٹھہرے ہیں وہ قول کے پالن میں

اُن ہی کے تصوّر سے احساس نکھرتا ہے
رہتے ہیں شہِ خُوباں احساس کے دَرپَن میں

نوکر ہوں نبی کا میں، یہ میرا عقیدہ ہے
اِمداد مری کرنے آئیں گے وہ مدفن میں

سرکار کے دیوانے کی ایک تمنّا ہے
دیوانے کو موت آئے سرکار کے قدمَن میں

ہے گلشنِ ہستی بھی اُن سے ہی تَر و تازہ
اُن سے ہی بہاریں ہیں اِیمان کے گلشن میں

بھیجے ہیں مدینے میں نغمات دُرُودوں کے
آئیں گی بہاریں اب جمشیدؔ کے آنگن میں!

جمشید کمبوہ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

تھا زورِ خزاں رنگ جو اجڑے ہوئے گلشن میں
لائے وہ بہاروں کو پھر خیر سے جوبن میں

فردوس سے بڑھ کر ہے بستی کا تری منظر
انوارِ خدا کے ہیں جلوے ترے چلمن میں

ہے دشتِ عرب پر رنگ رحمت کا عیاں ہر دم
ہے نور رسالت کا صحراؤں کے آنگن میں

نسبت جو نہیں کوئی دانائی کے مخزن سے
"دانائی نہیں کوئی ادراک کے دامن میں"

دیکھے ہیں کہیں اور نہ دیکھے گا یہ عالم پھر
حسنین سے خوش رنگ ہیں جو گل ترے گلشن میں

یکتا ہے ہر اک شے سے، تو حسن مجسم ہے
پھولوں میں لطافت ہے، نہ تازگی سوسن میں

دشمن سے بھی آقا کا، لہجہ تھا مروت کا
تھا رحم سراپا دل اُس پیکرِ احسن میں

Scanned with CamScanner

اِس سارے زمانے میں آقا کی رسالت ہے
یہ سارا جہاں ہے اک ذرہ ترے دامن میں

پر کیف نظاروں کا گلشن ہے تری ہستی
سرمستیِ ازلی کی رونق ترے درشن میں

اے خسروِ خوبانِ عالم، تری کیا ہی بات
ہے یاد تری ہر دل، چاہت تری ہر من میں

وابستہ فریدیؔ ہے جب سے ترے دامن سے
ہے ایک ہی دلبر کا نقشہ مرے درپن میں

موج دین فریدی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

اک آپ کے درشن کا ارمان ہے دھڑکن میں
اس دل نے سکوں پایا بس آپ کے درشن میں

اک آپ کی آمد سے پھول امن کے مہکے ہیں
صد شکر بہار آئی تہذیب کے گلشن میں

اک آپ کی آمد سے سینوں میں وفا جاگی
ہمدردی کا نقش ابھرا احساس کے درپن میں

اک آپ کی آمد سے بت ٹوٹے تکبر کے
عرفاں کی سحر پھوٹی توحید کے آنگن میں

نسبت نہیں گر ان سے بوجہل ہیں سب دانا
"دانائی نہیں کوئی ادراک کے دامن میں"

اخلاص و وفاداری، خوش خلقی و دل جوئی
جینے کی ادا پائی تو آپ کے جیون میں

سیرت کی ہمہ جہتی ہو کیسے بیاں مجھ سے
وسعت ہے کہاں عاجزؔ افکار کے دامن میں

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

خیراتِ ہدیٰ بھر لو پوشاک کے دامن میں
رحمت کے خزینے ہیں اُس پاک کے دامن میں

کونین کی وسعت میں ہیں ختمِ رُسُل یکتا
اور کوئی نہیں اُن سا افلاک کے دامن میں

لب کھول، تمنائیں وہ پوری کریں تیری
سب کچھ ہے شہنشاہِ لولاک کے دامن میں

صحرائے عرب گلشن اُس ابرِ کرم سے ہے
وہ پھول کھلاتے ہیں خاشاک کے دامن میں

ہے خلدِ سماوی سے طیبہ کی زمیں بہتر
پنہاں ہیں شہِ عالم اِس خاک کے دامن میں

تخت اُن کے غلاموں نے قدموں تلے روندے ہیں
گرتے نہیں دنیا کے اہلاک کے دامن میں

آفاقِ تعلُّم میں جز اُن کی ہدایت کے
"دانائی نہیں کوئی ادراک کے دامن میں"

ناظم زرّسنز

صلی اللہ علیہ وسلم

غم خوار کے دامن سے، لولاک کے دامن سے
نسبت ہے فقیروں کی، اُس پاک کے دامن سے

دنیا کی ہر اِک دولت، ہے شاہ کے گلشن میں
آفاق کی زینت ہے، لولاک کے دامن سے

سرکار کے دامن سے، ملتی ہے یہ دانائی
"دانائی نہیں ملتی، ادراک کے دامن سے"

آقا کی محبت ہے، آقا سے وفا کر کے
دنیاوی محبت ہے، ابھلاک کے دامن سے

بیشک ہیں محمد نُور، بیشک ہیں محمد خیر
بیشک ہے سبھی دنیا، لولاک کے دامن سے

جب آپ یہاں آئے، ترتیب بدل ڈالی
لوگوں کو نکالا ہر، پیچاک کے دامن سے

ہم شادؔ یہاں قائم، ہیں شاہ کی نسبت سے
ہرگز نہیں قائم ہم، املاک کے دامن سے

احمد شادؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

"دانائی نہیں کوئی ادراک کے دامن میں"
اچھائی نہیں کوئی اِس خاک کے دامن میں

ذکر آپ کا جب آئے، جی اٹھتا ہے دل مردہ
طاقت ہے کہاں ایسی خوراک کے دامن میں

مانگا جو ہے کثرت سے، پایا بھی ہے کثرت سے
رحمت ہے بڑی شاہِ لولاک کے دامن میں

دیدار کی نعمت سے محروم نہ رکھے گا
بے صبری ہے چشمانِ نمناک کے دامن میں

معراج کی شب ثابت کرتی ہے سلیمؔ اتنا
بس آپ کے چرچے تھے افلاک کے دامن میں

اختر سلیمؔ

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طرح مصرع

"وہ ہونٹ کہ دو سورۂ رحمٰن کی آیات"

از

مسعودالرحمٰن

19 مارچ 2024ء

اجلاس نمبر 89

Scanned with CamScanner

شبِ معراج کیا اُس مقتدا نے مرتبہ پایا
خدا مشتاق، شہرہ قدسیوں میں آمد آمد کا

امیر مینائی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر سمت ترا ذکر ہے، ہر سمت تری بات
حق آنے سے طاغوت کے لشکر کو ہوئی مات

ہے الفتِ محبوبِ خدا اصلِ کمالات
یہ مانو تو الطاف و عنایات کی بہتات

سرکار کے ابرو میں ہے سجدے کا تقاضا
اور دہنِ مبارک میں فدا عفو کی برسات

اے پرتوِ انوارِ خدا، ظلِّ الٰہی
تاریکیِ عالم میں ہے والشمس تری ذات

فردوسِ نظر حسن و جمالِ شہِ والا
ہے اوجِ بشر، معجزہ کہلائے کمالات

لپٹا ہی رہوں گا ترے دامانِ کرم سے
آڑے نہیں آئیں گے نہ اعمال، نہ حالات

صد شکر کہ آقا کی مسرت کا سبب ہیں
اِس ساجدِؔ عاصی کے درود اور مناجات

شریف ساجدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر دور کی مشکل میں معاون ہے تری ذات
منڈلاتے ہیں پھر عالمِ اسلام پہ خطرات

تنظیمِ جہاں کو جو نیا رنگ دیا ہے
پھر ڈھنگ پہ آنے لگے بگڑے ہوئے حالات

وہ چشمِ کرم بار کہ ہے نور کا چشمہ
"وہ ہونٹ کہ دو سورۂ رحمٰن کی آیات"

میں نے شہِ کونین کی تعریف کا سوچا
ہونے لگی پھر ذہن پر انوار کی برسات

ہے اُن کی نظر فیض و عنایات کا مخزن
اور اُن کی نظر میں ہے مری صورتِ حالات

ہر گام پہ جب یادِ نبی ساتھ ہے میرے
لے جائیں گے طیبہ مجھے آخر مرے جذبات

بے شک ہیں فریدیؔ وہی سرخیلِ رسولاں
سر دفترِ اربابِ کرم قاضیِ حاجات

موج دین فریدی

صلی اللہ علیہ وسلم

اس دل میں اتر جائے نہ کیوں اُن کی ہر اک بات
"وہ ہونٹ کہ دو سورۂ رحمٰن کی آیات"

صد شکر میسر ہوئیں طیبہ کی فضائیں
صد رشکِ جناں قربِ رسالت کے ہیں لمحات

امید کرم آپ سے پھر کیوں نہ ہو مجھ کو
محشر میں شفاعت کی امیں آپ کی ہے ذات

ہے اسمِ محمد کا وسیلہ مجھے کافی
ٹل جاتی ہیں اس اسم سے آفات و بلیات

مصروف وضو ہیں یہ پئے دید رسالت
بے وجہ نہیں آنکھوں سے اشکوں کی یہ برسات

ہیں اہلِ فلسطین کے دکھ درد سے عاری
درکار مسلمانوں کو ہے پھر سے مواخات

فریاد کناں آپ سے ہے اس لیے عاجزؔ
ہو چشم کرم تو یہ بدل جائیں گے حالات

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

تشبیہ سے بالا ہیں وہ یزداں کی آیات
رحمٰن کی صورت ہیں وہ رحمٰن کی آیات

لب صورتِ یاقوت ہیں محسنؔ کی نظر میں
اور آج سنا سورۂ رحمٰن کی آیات

آقا مرے قرآں کا موضوعِ مفصل
تفصیل میں ہیں شاہ کے فیضان کی آیات

یزداں کی زباں بولتی ہے اُن کی زباں میں
وہ ہونٹ کہ دو سورۂ رحمٰن کی آیات

ہیں نعمتیں آقا کے وسیلے سے میسر
کرتی ہیں بیاں سورۂ رحمٰن کی آیات

قرآن کی تجسیم ہیں سلطانِ مدینہ
تفسیرِ شہِ والا ہیں قرآن کی آیات

ڈاکٹر عمران ملک

Scanned with CamScanner CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

تخلیق ہوئے جس کے لیے ارض و سماوات
وہ ختمِ رُسل پیارے محمد ہی کی ہے ذات

"طاعت ہے نبی پاک کی اللہ کی اطاعت"
حجت ہے مسلماں کے لیے آپ کی ہر بات

وہ ذات کہ کردار میں قرآن سراپا
عالم سے ہوئیں جس کے سبب ختم خرافات

بھیجے گئے رحمت کی ہیں تجسیم بنا کر
ہستی مرے آقا کی ہے ترجیم کی بہتات

تبلیغِ ہدایت میں گزرتا تھا ہر اک دن
امت کے لیے گریہ میں کٹتی تھی ہر اک رات

وہ زلف کہ واللیل تھی، وہ چہرہ کہ النور
"وہ ہونٹ کہ دو سورۂ رحمان کی آیات"

ہیں عرب و عجم آپ کی تنویر سے روشن
والشمس سے تعبیر ہے اُس نور کی برسات

ناظم زر سنز

صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھتے ہیں عقیدت سے، درود ان پہ جو دن رات
ٹل جاتی ہیں ان سے سبھی آفات و بلیات

ہم جیسوں پہ ان کے بہت الطاف و عنایات
ارفع ہیں جہاں بھر میں فقط اُن کے کمالات

وہ نور کہ جس نور پہ قربان زمانہ
"وہ ہونٹ کہ دو سورۂ رحمٰن کی آیات"

ہم جیسوں پہ ہر بار کرم آپ کا ہر دم
ہم جیسوں پہ رحمت کی ہے برسات ہی برسات

ہے اُن کی بدولت مری آسان ہر اِک راہ
ہے ذاتِ محمد ہی فقط عمدہ تریں ذات

آقا سے محبت ہی عقیدت کی ہے پہچان
ہو خواہ ادب پروری، ہو خواہ مواخات

اے شادؔ پکار اُن کو، کہ ہیں وہ ترے آقا
دیتے ہیں زمانے کو جو چاہت بھری سوغات

احمد شادؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

گزرے ہیں سخن میں جو ترے شاہا یہ لمحات
یہ شعر ہیں پر مجھ کو لگیں طیبہ کی سوغات

دھتکارے ہوئے آئے جہاں بھر کے اسی در
وہ شہر مدینہ کہ جہاں ملتی ہے خیرات

آئینۂ انوارِ دو عالم سا وہ چہرہ
"وہ ہونٹ کہ دو سورۂ رحمٰن کی آیات"

منگتے ہیں مدینے کے، شہنشاہ جہاں میں
ہے کوئی جو دے منگتے کو ایسی کوئی خیرات

مخلوق بھی، خالق بھی ثنا خوان ہے ان کا
ہر شعر بنے نعت کا 'قرآن کی آیات'

جب جب بھی فضاؔ نے ہے کہی نعت تو دیکھا
تب تب ہی ہوئی اس پہ عنایات کی برسات

فضا موسیٰ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

کچھ پاس نہیں حسنِ عمل، اور نہ عبادات
اک آس سرِ حشر ہے اور وہ ہے تری ذات

مقبول دعاؤں کی نشانی میں بتاؤں
ہو لب پہ درود اور ہو ان آنکھوں سے برسات

والفجر ہے پیشانی تو واللیل ہیں گیسو
"وہ ہونٹ کہ دو سورۂ رحمان کی آیات"

در تیرا فقط ہے، شہا! اپنا تو سہارا
ہیں صرف ترے ذکر سے بدلے مرے حالات

محبوبِ دو عالم کی یہ ہے شانِ کریمی
صرف امتِ عاصی کی انھیں فکر تھی دن رات

اسرارؔ کھلیں اس پہ "رَفَعنا" کے جو دیکھے
قرآن میں دل سے شبِ اسریٰ کی وہ آیات

اسرار مسعود ساجدؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طرح مصرع

"رعونتِ رنگ و نسل کے بت کمال حیرت سے تک رہے ہیں"

از

فاضل میسوری

07 اپریل 2024 ء

اجلاس نمبر 91

Scanned with CamScanner

خدا کا گھر تو ہے کعبہ، اگر وہاں نہ ملا
تو پھر ضرور ملے گا خدا مدینے میں

اکرم خان قمرؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ جشنِ میلادِ مصطفٰی ہے، سبھی عقیدت سے تک رہے ہیں
زمانہ سارا خوشی میں ڈوبا، فرشتے حیرت سے تک رہے ہیں

چلے ہیں مشتاقِ دید سارے بسوئے طیبہ بفضلِ باری
عجیب مستی ہے ان پہ طاری، ہم ان کو حیرت سے تک رہے ہیں

وہ رنگ اور نسل کا تفاخر جسے مٹانے کو آپ آئے
وہ اب بھی جاری ہے، کیا نہیں ہے؛ مگر محبت سے تک رہے ہیں

تمام نبیوں کو دی ہے عزت اور ان پہ ایمان لازمی ہے
تمام مسلک، تمام مذہب انھی کو عزت سے تک رہے ہیں

یہاں وہاں کی وہ کامیابی، رضا کا منشور لے کے آئے
کہ دیدہ ور نکتہ دان سارے ہی خود کو خفت سے تک رہے ہیں

جہاں جہاں سے گزر گئے وہ، نقوشِ پا سجدہ گاہِ الفت
تمام ذرے جو زیرِ پا تھے، وہ شکرِ نعمت سے تک رہے ہیں

انھی کو ساجدؔ سمجھ رہے ہیں نجات و بخشش کا اک وسیلہ
وہ اپنی امت کو مسکرا کر کرم سے شفقت سے تک رہے ہیں

شریف ساجدؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

عقیدتوں کے بنا کے گجرے، بڑی محبّت سے تک رہے ہیں
مرے نبی کے عُلوِّ عظمت کو لوگ حیرت سے تک رہے ہیں

رسولِ رحمت کے دم قدم سے دمک رہے ہیں ملول چہرے
رسولِ رحمت ملول چہروں کو چشمِ رحمت سے تک رہے ہیں

الوہی نُطقِ محمّدی پر سخن وروں کو ہے اک تعجّب
کوئی فصاحت سے تک رہے ہیں، کوئی بلاغت سے تک رہے ہیں

چھلک رہے ہیں قسیمِ کوثر کے دستِ شفقت میں جامِ کوثر
کھڑے قطاروں میں حُور و غِلماں کمال حسرت سے تک رہے ہیں

رسولِ اجمل کی جلوہ ریزی سے رشکِ فردوس دشت و صحرا
زمانے بھر کے جمال پیکر کھڑے عقیدت سے تک رہے ہیں

مٹا دیے ہیں وداعی خطبے نے گورے کالے کے فرق سارے
"رعونتِ رنگ و نسل کے بُت کمال حیرت سے تک رہے ہیں"

بنائے کبر و بنِ تفاخُر کو شاہِ دیں نے اُکھاڑ پھینکا
"رعونتِ رنگ و نسل کے بُت کمال حیرت سے تک رہے ہیں"

کھڑے ہیں بُوذر، بلالِ حبشی، علیؓ و عثمان، ایک صف میں
"رعونتِ رنگ و نسل کے بت کمال حیرت سے تک رہے ہیں"

مرے نبی مشعلِ ہدایت ہیں گُم رَہی کی بسیط شب میں
ہیں سُرخ رُو جو مرے نبی کو، رُخِ ہدایت سے تک رہے ہیں

مثالِ خورشید ضوفشاں ہیں، سیہ شبی میں حضورِ انور
نجوم و شمس و قمر، کواکب فرازِ حیرت سے تک رہے ہیں

مجھے تو جمشیدؔ یہ خوشی ہے کہ اس ادب سوز عہد میں بھی
نبی کے مدّاح روئے مِدحت جمالِ مِدحت سے تک رہے ہیں!

جمشید کمبوہ

صلی اللہ علیہ وسلم

بڑے مقدر کے وہ دھنی ہیں جو ان کو چاہت سے تک رہے ہیں
خوشا مروت کہ جن کو آقا کمال شفقت سے تک رہے ہیں

وہ فاطمہ کے حسین دلارے جو گھر میں آپس میں کھیلتے تھے
رسول اکرم انھیں بلا کر بڑی محبت سے تک رہے ہیں

یہ ساری دنیا کے سب شمارے، یہ آسمانوں کے چاند تارے
نبی مکرم کی عظمتوں کو بڑی عقیدت سے تک رہے ہیں

جو پہنچے عرشِ علیٰ پہ احمد، بہ ذوق دیدارِ رب تعالیٰ
خدائے برتر حضور کا رخ بڑی ہی الفت سے تک رہے ہیں

جو بارگاہِ نبی میں آ کر ہوئے مکرم بلال حبشی
"رعونت رنگ و نسل کے بت کمال ہے حیرت سے تک رہے ہیں"

خدا ہے شاہد کہ ان پہ ساری محبتیں ہی نثار ہوں گی
محبتوں کے امین کو جو بڑی محبت سے تک رہے ہیں

گئے جو صحنِ چمن میں آقا تو جوشِ ہر گل ہی دیدنی تھا
برنگ دلبر چمن میں طائر بڑی ہی چاہت سے تک رہے ہیں

موج دین فریدی

Scanned with CamScanner CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

بلا رہے ہیں خدا کی جانب، وفورِ الفت سے تک رہے ہیں
وہ شمعِ توحید لے کے ہم کو رہ صداقت سے تک رہے ہیں

ستانے والوں کو بخش دی ہے امان میرے نبی نے دیکھو
جو خوف و دہشت میں مبتلا تھے،وہ اب ندامت سے تک رہے ہیں

بلالِ حبشی چڑھے ہیں کعبے کی چھت پہ جوتوں سمیت دیکھو
"رعونت رنگ و نسل کے بت کمال حیرت سے تک رہے ہیں"

فضائے طیبہ مہک رہی ہے، زمانہ مسحور ہو رہا ہے
وہ خوشبو ان کے پسینے میں ہے، گلاب حیرت سے تک رہے ہیں

سلام ان پر،وہی ہیں اشرف،انھی کے دم سے شرف ہے سب کو
مرے شرف کے سبھی حوالے انھیں عقیدت سے تک رہے ہیں

خدا سے ملنے وہ جا رہے ہیں تو میری بخشش پہ بات ہو گی
یہ میرے عصیاں وفور رحمت کو کس مسافت سے تک رہے ہیں

بلاوا آئے گا ان کی جانب سے حاضری کا کبھی تو عاجزؔ
بچھی ہیں آنکھیں، رہِ مدینہ کو ایک مدت سے تک رہے ہیں

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے ذکر محبوبِ کبریا کا، خیال ارادت سے تک رہے ہیں
قلم ہے مدحت میں مصطفی کی تو لفظ حسرت سے تک رہے ہیں

وہ جن کے تلووں کو عرشِ اعظم نے چومنا ہے، وہ آ رہے ہیں
فرشتے رستوں میں منتظر ہیں، رسول الفت سے تک رہے ہیں

وَمَا رَمیتَ سے پہلے کنکر تھے محض کنکر، جو اُن سے پوچھو
و اذ رَمیتَ کے بعد جن کو عقیق حسرت سے تک رہے ہیں

ہیں ان کی نسبت سے انس سید، بلال سرور، صہیب داور
"رعونت رنگ و نسل کے بت کمال حیرت سے تک رہے ہیں"

جب ان کے آنے سے دن قیامت کا نرم ہوگا، حسین ہوگا
ہم ایک مدت سے اس قیامت کا رستہ شدت سے تک رہے ہیں

بحقِ حسن و حسین و زہرا، یہی ہو عمراؔن کا وظیفہ
نجف سے ہو کر مدینہ جائیں یہ رستہ مدت سے تک رہے ہیں

ڈاکٹر عمران ملک

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے نبی کو حروفِ قرآن بھی عقیدت سے تک رہے ہیں
شمائلِ مصطفیٰ کو اہلِ زمیں تلاوت سے تک رہے ہیں

کمالِ خیرالبشر ذرا دیکھیے کہ رحمان میزباں ہے
ملائکہ بھی انھیں مودت بھری بصارت سے تک رہے ہیں

لکھا قصیدہ فضائلِ مصطفیٰ کا تو دل یہ جھوم اٹھا
لگا کہ جیسے نبی قصیدے کو چشمِ رحمت سے تک رہے ہیں

کھڑے ہیں شاہ و گدا تری بارگاہ میں ہاتھ باندھ کر یوں
"رعونتِ رنگ و نسل کے بت کمال حیرت سے تک رہے ہیں"

مقامِ عترت مباہلہ میں عیاں کیا اس طرح خدا نے
سبھی صحیفے مقامِ عترت کو آج حیرت سے تک رہے ہیں

درود پُر نُور سے اُجالا ہوا مرے نعت کے چمن میں
نئے نئے قافیے سروں کو جھکائے الفت سے تک رہے ہیں

گھڑی گھڑی دل مچل رہا ہے گھڑی گھڑی دل سنبھل رہا ہے
تجھے مدینہ منورہ! ہم بڑی ارادت سے تک رہے ہیں

عباس علی شاہ ثاقبؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ستم زدہ لوگ اک مسیحا کی آرزو میں سسک رہے تھے
نبی کی آمد سے قبل انساں جہالتوں میں بھٹک رہے تھے

رسولِ اکرم کی بزم میں آپ کے صحابہ کی شان یہ تھی
کہ آفتابِ جہاں کے چاروں طرف کواکب چمک رہے تھے

عرب میں کس طرح امن قائم ہو سوچتے تھے تمام رہبر
بشر کی پامالیوں کو روکیں، وہ فکر میں سر پٹک رہے تھے

بنایا طیبہ کو جب ریاست مرے نبی نے، زمیں تھی جنت
کہ امن اور آشتی کے گل ہی ہر ایک جانب چٹک رہے تھے

لرز اٹھا کفر، کنگرے محلِ روم کے گر گئے تھے چودہ
بجھے وہ آتش کدے بھی ایراں میں جو مسلسل دہک رہے تھے

جب "انما المؤمنون اخوۃ" کا درس انسانیت نے سیکھا
"رعونتِ رنگ و نسل کے بت کمال حیرت سے تک رہے تھے"

نبی کے نقشِ قدم کی مٹی پہ مشکِ جنت نثار، بے شک
تمام گل آپ سے مہک مستعار لے کر مہک رہے تھے

ناظم زرّیں سحر

صلی اللہ علیہ وسلم

سبھی کے چہرے کھلے ہوئے تھے، سبھی کے سینے چمک رہے تھے
مرے نبی کو جو سن رہے تھے، مرے نبی کو جو تک رہے تھے

بدل گئی سب کی سوئی قسمت، جب اُن کے دامن کو سب نے تھاما
یہاں نصاریٰ، یہود اور مشرکین جو سب بھٹک رہے تھے!

مرے نبی نے قدم بڑھائے رہِ مدینہ کی جانب اپنے
تو سب مدینہ کے باسیوں کے دل اور چہرے چمک رہے تھے!

خدا نے جب مصطفیٰ کو بھیجا برابری کا سبق پڑھانے
"رعونتِ رنگ و نسل کے بُت کمال حیرت سے تک رہے تھے"

مرے نبی نے سب انبیاء کو، نماز اقصیٰ میں جب پڑھائی
تو سب اُنھی کو نظر جھکا کر بڑی عقیدت سے تک رہے تھے!

یتیم، بے کس، علیل، لاچار، جو کوئی تھا، مرے نبی نے
قسم خدا کی سبھی کو تھاما جو اپنے دُکھ میں سسک رہے تھے!

جب اُن کی خدمت میں شاؔد تم نے، نہایت ادباً دُرود بھیجا
تو در حقیقت سبھی ملائک تمھیں محبت سے تک رہے تھے!

احمد شاؔد

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

سلیم فطرت ہیں لوگ جتنے انھیں عقیدت سے تک رہے ہیں
دلوں میں جن کے ہے نورِ ایماں، انھیں مودت سے تک رہے ہیں

نبی نے جس دم کہا کہ لوگو! یہ سارے انسان ہیں برابر
"رعونتِ رنگ و نسل کے بت کمال حیرت سے تک رہے ہیں"

انھی کی رحمت سے نعت لکھی، یہ سب انھی کا کرم ہے ہم پر
ہم اپنی قسمت کو اپنے کاغذ کو کتنی فرحت سے تک رہے ہیں

مدینہ شہرِ طمانیت ہے، نبی کا روضہ ہے دل کی ٹھنڈک
اسی لیے ہم نبی کے روضے کو اتنی شدت سے تک رہے ہیں

کہا گیا ہے کبھی محمد، کبھی مدثر، کبھی مزمل
محبتوں کی زبان والے بڑی محبت سے تک رہے ہیں

مزمل فریدؔ

Scanned with CamScanner CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طرح مصرع

"نعت اُن کی سنا کے بیٹھے ہیں"

از

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

27 مئی 2024 ء

اجلاس نمبر 94

Scanned with CamScanner

ستم گر سرکشی مجبور ان کے پاؤں کے نیچے
خدا نا آشنا دستور ان کے پاؤں کے نیچے

عبدالقیوم صباؔ

Scanned with CamScanner

نعتیہ قصیدہ

پھول خوشبو لٹا کے بیٹھے ہیں — ہم یہ انعام پا کے بیٹھے ہیں
نئے پن سے مظاہر فطرت — خوب خوشیاں منا کے بیٹھے ہیں
شوق سے کھل اٹھیں سبھی کلیاں — پھول بھی گنگنا کے بیٹھے ہیں
ہے پہاڑوں پہ خامشی کا چلن — شور دریا مچا کے بیٹھے ہیں
اپنی اپنی لگن میں سارے طیور — کیسے نغمے سنا کے بیٹھے ہیں
وادیاں ایمن اور جبل النور — نور میں سب نہا کے بیٹھے ہیں
کعبہ، اسود، حطیم اور میزاب — شان اپنی دکھا کے بیٹھے ہیں
کشتی و بادباں، مسافر سب — آسرے پر ہوا کے بیٹھے ہیں
کاش! وہ ہم کو ساتھ لے جائے — راہ میں رہنما کے بیٹھے ہیں
کس کی آمد کا غلغلہ یہ نوید — حور و غلماں سنا کے بیٹھے ہیں
فضل و رحمت کی ہو گئی تجسیم — مکہ محضر بنا کے بیٹھے ہیں
منتظر بن کے آ گئے آقا — اب زمانے پہ چھا کے بیٹھے ہیں
طلع البدر کی مبارک ہو — جلوے خود کو چھپا کے بیٹھے ہیں
تھے زمانے بھی منتظر اس کے — لمحہ لمحہ بتا کے بیٹھے ہیں
موسموں نے جنھیں تلاش کیا — وہ بہاروں میں آ کے بیٹھے ہیں
رحمتِ عالمیں لقب ان کا — دھاک اپنی جما کے بیٹھے ہیں
وہ نبی صادق و امین نبی — جو مدینے میں آ کے بیٹھے ہیں
آس ان پر لگا کے بیٹھے ہیں — قریۂ جاں سجا کے بیٹھے ہیں
واہ امی نبی زمانے کو — علم و حکمت پڑھا کے بیٹھے ہیں

امنِ عالم کے داعیِ اعظم　سب کے جھگڑے مٹا کے بیٹھے ہیں
توڑ ڈالا حسب نسب کا غرور　یوں اخوت پڑھا کے بیٹھے ہیں
مثلِ خورشید وہ نمایاں ہیں　ایسے مجلس سجا کے بیٹھے ہیں
رومی شامی و فارسی، حبشی　سب کو اپنا بنا کے بیٹھے ہیں
جن کی خاطر یہ کائنات بنی　انا بشر بنا کے بیٹھے ہیں
ہم بھی دیکھیں حضور کا روضہ　شوق رہبر بنا کے بیٹھے ہیں
حاضری کا شرف جنھیں بخشا　کیسا اعزاز پا کے بیٹھے ہیں
وہ بھی ہیں دامنِ توجہ میں　جو یہاں رو رلا کے بیٹھے ہیں
ان کا دامن ہے گویا ظل اللہ　جس میں ہم سر چھپا کے بیٹھے ہیں
ان کی الفت ہے نور کا پرتو　جس میں دل جگمگا کے بیٹھے ہیں
دیکھ لو گے حضور دامن میں　عاصیوں کو چھپا کے بیٹھے ہیں
قربتوں ہی کا نام جنت ہے　در پہ آقا کے آ کے بیٹھے ہیں
ہے ہدایت ہی کوچہ جنت　در پہ نور الہدی کے بیٹھے ہیں
جو نہ آئے نہیں ملی توفیق　ہم میں مظہر ولا کے بیٹھے ہیں
جانتے ہیں سبھی دعا کا اثر　ہاتھ ہم بھی اٹھا کے بیٹھے ہیں
سن لے یارب! دعا طفیل نبی　ہم وسیلہ بنا کے بیٹھے ہیں
یا نبی! آپ ہی کرم کیجے　غم ہزاروں اٹھا کے بیٹھے ہیں
دیدہ و دل کو دھو کے اشکوں سے　بن کے سائل عطا کے بیٹھے ہیں
دل مچلتا ہے دید کی خاطر　لاکھ سمجھا بجھا کے بیٹھے ہیں

Scanned with CamScanner

ہے کھلا در عطا و بخشش کا جس پہ نظریں جما کے بیٹھے ہیں
آپ کے ہیں امید آپ سے ہے بن کے کب ماسوا کے بیٹھے ہیں
مشکلیں کسی طرح نہ ہوں آساں در پہ مشکل کشا کے بیٹھے ہیں
صاف دل سے کدورتیں کیجے آپ مخزن صفا کے بیٹھے ہیں
میرے بچے بھی تیرے در کو شہا ملجا ماویٰ بنا کے بیٹھے ہیں

ہم درود و سلام کو، ساجدؔ
سر پر سایہ بنا کے بیٹھے ہیں

شریف ساجدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

بزم ان کی سجا کے بیٹھے ہیں
باغِ مدحت لگا کے بیٹھے ہیں

دست بستہ کھڑے ہیں کون و مکاں
شاہِ کونین آ کے بیٹھے ہیں!

خلد منظر ہے سر زمیں دل کی
دل مدینہ بنا کے بیٹھے ہیں

نور چھایا ہے رُوئے محفل پر
"نعت اُن کی سنا کے بیٹھے ہیں"

مشک و عنبر ہیں طوفِ خُوش بُو میں
"نعت ان کی سنا کے بیٹھے ہیں"

ان کی چوکھٹ ہے مرکزِ دوراں
جن کی چوکھٹ پہ آ کے بیٹھے ہیں

ہم بھی جمشیدؔ اپنے ہونٹوں پر
مدحِ مرسل سجا کے بیٹھے ہیں

جمشید کمبوہ

صلی اللہ علیہ وسلم

دل مدینہ بنا کے بیٹھے ہیں
فاصلے سب مٹا کے بیٹھے ہیں

ہاں وہی بخت کے سکندر ہیں
جو ترے در پہ آ کے بیٹھے ہیں

جھوم اٹھا ہے سن کے سارا جہاں
"نعت اُن کی سنا کے بیٹھے ہیں"

اُن کے قدموں میں بیٹھنے والے
سر یہ عرشِ علٰی کے بیٹھے ہیں

آپ رحمت ہیں دو جہاں کے لیے
غیر بھی آزما کے بیٹھے ہیں

ہے تری بارگہ، جہاں سرکش
با ادب سر جھکا کے بیٹھے ہیں

ہم فریدیؔ گدائے شاہِ اُمم
بادشاہی بنا کے بیٹھے ہیں

موج دین فریدی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

آس ان سے لگا کے بیٹھے ہیں
اپنی بپتا سنا کے بیٹھے ہیں

عشقِ احمد کا معجزہ ہے کہ ہم
دل مدینہ بنا کے بیٹھے ہیں

چہرے پر کیوں نہ تازگی آئے
"نعت اُن کی سنا کے بیٹھے ہیں"

گوشۂ عافیت میں ہیں گویا
در پہ اُن کے جو جا کے بیٹھے ہیں

قابلِ رشک ہیں، ترے در پر
جتنے بندے خدا کے بیٹھے ہیں

ہم سا خوش بخت کوئی کیا ہو گا
اُن کی محفل میں آ بیٹھے ہیں

جگ کے سلطان اُن کے چرنن میں
اپنی گردن جھکا کے بیٹھے ہیں

یونس فریدی

Scanned with CamScanner

نعتیہ قصیدہ

منتظر جو ضیا کے بیٹھے ہیں — آئیں ہم دل جلا کے بیٹھے ہیں
ہے خبر کس کو خانۂ دل میں — درد کس انتہا کے بیٹھے ہیں
مائلِ جور ہیں یہود یہاں — نت نئے ظلم ڈھا کے بیٹھے ہیں
پورے دجال اہلِ مغرب ہیں — کتنے فتنے جگا کے بیٹھے ہیں
کفر سارا ہی متحد ٹھہرا — ہم ہی وحدت گنواکے بیٹھے ہیں
ہیں فلسطین والے باہمت — رنج کتنے اٹھا کے بیٹھے ہیں
مصر،اردن،عرب کے شہزادے — گردنیں سب جھکا کے بیٹھے ہیں
بحرِ غم میں ہے کشتیِ امت — منتظر ناخدا کے بیٹھے ہیں
نو مئی والوں کی سنائیں کیا — بن کے مجرم وفا کے بیٹھے ہیں
لوگ سمجھے تھے ووٹ کو طاقت — اک بھرم تھا، گنواکے بیٹھے ہیں
اپنا حق مانگنے کو اٹھے تھے — اپنا سب کچھ لٹا کے بیٹھے ہیں
قاضیِ وقت بھی ہے نابینا — ہر شہادت دکھا کے بیٹھے ہیں
ہو گئے خیر خواہ مستعفی — چور، ڈاکو سدا کے بیٹھے ہیں
اے وطن! تیرے جاں نثار یہاں — اتنے الزام پا کے بیٹھے ہیں
پھر یزیدوں کا حکم جاری ہے — پھر سے پہرے جفا کے بیٹھے ہیں
سر کی چادر بھی اب نہیں محفوظ — ہر سو قاتل حیا کے بیٹھے ہیں
کوئلیں سب جلا وطن ٹھہریں — زاغ نغمے سنا کے بیٹھے ہیں
قید ہے شاہیں، تختِ شاہی پر — بوم قبضہ جما کے بیٹھے ہیں
جتنے مظلوم ہیں زمانے میں — منتظر سب ضیا کے بیٹھے ہیں

Scanned with CamScanner

گریز

ذکر کر ان کا جن کے پہلو میں　　سارے مظلوم جا کے بیٹھے ہیں
یعنی شاہِ عرب کی رحمت کا　　صدقے جن کی دعا کے بیٹھے ہیں
عہد میں جن کے مجرمیں سارے　　جرم کی داد پا کے بیٹھے ہیں
شرک ہے آج بھی حراست میں　　اس پہ تھانہ بٹھا کے بیٹھے ہیں
شمعِ توحید لے کے اٹھے تھے　　ظلمتیں سب مٹا کے بیٹھے ہیں
عزمِ کامل سے بت پرستی کا　　وہ جنازہ اٹھا کے بیٹھے ہیں
ان کی عظمت کا پوچھتے کیا ہو　　قرب میں وہ خدا کے بیٹھے ہیں
سارے نبیوں کے مقتدا ٹھہرے　　کیسا اعزاز پا کے بیٹھے ہیں
خاتم المرسلیں ہے ذات ان کی　　شان یہ بھی کما کے بیٹھے ہیں
ذکر ان کی حیا کا آیا ہے　　سر فرشتے جھکا کے بیٹھے ہیں
چھاؤنی ڈال کر محبت کی　　سب کو اپنا بنا کے بیٹھے ہیں
ان کے لہجے میں وہ مروت ہے　　دشمنوں کو رجھا کے بیٹھے ہیں
دینِ اسلام کی بنا ڈالی　　قصرِ الحاد ڈھا کے بیٹھے ہیں
روک ہے سود پر، ملاوٹ پر　　درس الفت پڑھا کے بیٹھے ہیں
صبغت اللہ سے عبارت ہے　　رنگ جو وہ رچا کے بیٹھے ہیں
بھیجتا ہے خدا درود ان پر　　اوج کچھ ایسا پا کے بیٹھے ہیں
نورِ عرفان پا کے بیٹھے ہیں　　غار میں جب حرا کے بیٹھے ہیں
مخزنِ علم اُن کا سینہ ہے　　راز کتنے سما کے بیٹھے ہیں
ان کی آمد ہے آسمانوں پر　　تارے آنکھیں بچھا کے بیٹھے ہیں

Scanned with CamScanner

جس کا جتنا ہے ظرف، لے جائے   کھول کر در عطا کے بیٹھے ہیں

اپنا احساں کہاں جتایا ہے   رب کے احساں جتا کے بیٹھے ہیں

کون عورت کو اتنا حق دے گا   جتنے حق وہ دلا کے بیٹھے ہیں

جامِ کوثر پلائیں گے جلدی   جام وحدت پلا کے بیٹھے ہیں

ان کے پاس آئیں اور بقا پا لیں   جو کنارے فنا کے بیٹھے ہیں

اپنے حسنِ عمل سے انساں کی   شان وشوکت بڑھا کے بیٹھے ہیں

بنتِ حاتم کو دان کی بخشش   بن کے پیکر سخا کے بیٹھے ہیں

یوں مصفا کیا کہ ہر دل پر   چرچے ان کی صفا کے بیٹھے ہیں

لاج رکھ لی خدا کی چاہت کی   اپنی چاہت دبا کے بیٹھے ہیں

جا کے پوچھو حنین والوں سے   سارے دشمن بھگا کے بیٹھے ہیں

روگ روحانی تھے یا جسمانی   سارے سب کے مٹا کے بیٹھے ہیں

اہلِ طائف کی سنگ باری پر   دے کے تحفے دعا کے بیٹھے ہیں

مہرباں ایسے ہیں کہ ذہنوں پر   نقش ان کی ولا کے بیٹھے ہیں

سایۂ مصطفیٰ نہیں لیکن   سائے میں مصطفیٰ کے بیٹھے ہیں

کیا کہوں کیا ہیں ان کے دیوانے   بھید جیون کا پا کے بیٹھے ہیں

راہبر آپ سا نہیں کوئی   سیدھا رستہ دکھا کے بیٹھے ہیں

عشق ان کا جنھیں نصیب ہوا   دل علی سے لگا کے بیٹھے ہیں

نعت اظہارِ نو ہے الفت کا   "نعت ان کی سنا کے بیٹھے ہیں"

ایک تازہ بہ تازہ مطلع ہو   اہلِ دل سر جھکا کے بیٹھے ہیں

مطلع

سامنے آپ آ کے بیٹھے ہیں　　نقش دل پر وفا کے بیٹھے ہیں
عدل کی لاج آپ نے رکھ لی　　سیدھا رستہ دکھا کے بیٹھے ہیں
فخر ہیں آپ آدمیت کا　　لو خدا سے لگا کے بیٹھے ہیں
نقش گر آپ ہیں تمدن کے　　سب کو جینا سکھا کے بیٹھے ہیں
نرم خوئی سے آپ کی سارے　　آپ کے پاس آ کے بیٹھے ہیں
آپ دل جیتنے کے ماہر ہیں　　دل سبھوں کا لبھا کے بیٹھے ہیں
آپ کردار کے دھنی ٹھہرے　　سب سے وعدے نبھا کے بیٹھے ہیں
یہ چمن آپ سے معطر ہے　　آپ خوشبو لٹا کے بیٹھے ہیں
آپ لائے بہار عالم میں　　جگ کو گلشن بنا کے بیٹھے ہیں
آپ ہیں ایسے قاسمِ نعمت　　کنز کھولے عطا کے بیٹھے ہیں
ہم کہاں ایک قطرے کے لائق　　آپ دریا بہا کے بیٹھے ہیں
دل مدینہ بنے جو آپ آئیں　　آس کب کی لگا کے بیٹھے ہیں
مل گئی ہے جو آپ سے نسبت　　ہم بھی معراج پا کے بیٹھے ہیں
معتبر آپ کا وسیلہ ہے　　ہم یہ انعام پا کے بیٹھے ہیں
آپ نے توبہ کا رفو بخشا　　چاک دامن سلا کے بیٹھے ہیں
سب دعائیں ہیں میرے آقا کی　　غم سے دامن بچا کے بیٹھے ہیں
مدح کا حق ادا نہ ہو پایا　　پھر بھی طالب ردا کے بیٹھے ہیں
مدح کا حق ادا کیا کس نے　　زور سب آزما کے بیٹھے ہیں
یہ قصیدہ ہی نذر ہے شاہا　　ہم بھی طالب ردا کے بیٹھے ہیں

دعا

خالقِ کل! بہ فیضِ عشقِ نبی	یہ جو پیکر وفا کے بیٹھے ہیں
سب کے دل کی مراد پوری ہو	آس تجھ سے لگا کے بیٹھے ہیں
اہلِ محفل پہ رحمتیں برسا	بزمِ مدحت سجا کے بیٹھے ہیں
اہلِ غزہ پہ کر کرم اپنا	وہ تو سب کچھ لٹا کے بیٹھے ہیں
شاہِ ایران(1) کی شہادت پر	غم کے آنسو بہا کے بیٹھے ہیں
ان کے مقصد میں کامیابی دے	ہاتھ ہم سب اٹھا کے بیٹھے ہیں
دشمنِ دین کی ہو نابودی	ہاتھ ہم سب اٹھا کے بیٹھے ہیں
ترکی و مصر کو ہدایت دے	بھول وعدے وفا کے بیٹھے ہیں
تھوڑی اہلِ عرب کو غیرت دے	بے حیائی کما کے بیٹھے ہیں
کب پیام آئے گا مدینے سے	راستے میں صبا کے بیٹھے ہیں
یہ قصیدہ قبول ہو مولا	یہ تمنا جگا کے بیٹھے ہیں

کر دے آسودہ اپنی رحمت سے
عرضِ غم ہم سنا کے بیٹھے ہیں

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

---

(1) ایران کے صدر ابراہیم رئیسی کی 19 مئی 2024ء کو ایک ہیلی کاپٹر حادثے میں وفات کے حوالے سے دعائیہ شعر

نعتیہ قصیدہ

ظلمتیں سب مٹا کے بیٹھے ہیں　　غم زدہ مسکرا کے بیٹھے ہیں
ذکر کس کا ہے نور کی جھلمل　　سب دیے کیوں بجھا کے بیٹھے ہیں
آسرا کون ہے یہاں سب کا　　سب دیے کیوں بجھا کے بیٹھے ہیں
لوگ کس پر فدا ہیں، کس کے لیے　　اپنی ہستی مٹا کے بیٹھے ہیں
تخت کی بھی طلب نہیں رکھتے　　کون سا بھید پا کے بیٹھے ہیں
روشنی چار سو برابر ہے　　نام کس کا جتا کے بیٹھے ہیں
دیکھتا ہوں جدھر، ہیں نازاں سب　　ناز کس کے اٹھا کے بیٹھے ہیں
کون ملجا ہے بے نواؤں کا　　کس سے سب دل لگا کے بیٹھے ہیں
کس کی چارہ گری کے چرچے ہیں　　کس پہ سب دل لٹا کے بیٹھے ہیں
آج مدحت کروں بیاں ان کی　　وہ جو سکہ جما کے بیٹھے ہیں
عرش بھی فرش آپ کو آقا　　آپ معراج پا کے بیٹھے ہیں
تم بھی ثاقبؔ قصیدہ پیش کرو　　شاہِ کونین آ کے بیٹھے ہیں

گریز

آپ سے لو لگا کے بیٹھے ہیں　　رنج سارے بھلا کے بیٹھے ہیں
آپ کے ذکر میں ہے اک لذت　　لطف جینے کا پا کے بیٹھے ہیں
آپ کے دامنِ عطوفت میں　　سر کو اپنے چھپا کے بیٹھے ہیں
آپ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا ہیں　　اس لیے غم بھلا کے بیٹھے ہیں
آپ کی یاد اک خزانہ ہے　　جو دلوں میں چھپا کے بیٹھے ہیں
آپ کی دید کی تمنا ہے　　راستے میں حرا کے بیٹھے ہیں

Scanned with CamScanner

آپ کی ذات ہی اثاثہ ہے جن پہ تکیہ لگا کے بیٹھے ہیں
قالبِ نور میں ڈھلا مضموں رنگِ مدحت سجا کے بیٹھے ہیں
حسنِ یوسف فدا ہوا ان پر رنگ ایسا جما کے بیٹھے ہیں
مے کدوں سے غرض نہیں کوئی جام پی کر بقا کے بیٹھے ہیں
سیرتِ مصطفیٰ کی محفل میں رنگِ مدحت جما کے بیٹھے ہیں
ایک مطلع نیا کہو ثاقبؔ اہلِ دل سر جھکا کے بیٹھے ہیں

مطلع

بخت اپنا جگا کے بیٹھے ہیں "نعت ان کی سنا کے بیٹھے ہیں"
کس کو خاطر میں لائیں گے ہمدم پاؤں میں بادشہ کے بیٹھے ہیں
زندگی کے فروغ کی خاطر بزم ان کی سجا کے بیٹھے ہیں
بخت اس وقت اوج پر ہے جب ہم قصیدہ سنا کے بیٹھے ہیں
فکر کی تازگی اثاثہ ہے جو گلے سے لگا کے بیٹھے ہیں
وِرد توحید کا زباں پر ہے کفر کے بت گرا کے بیٹھے ہیں
ذکرِ خیر البشر سے دل کو ہم عرشِ اعظم بنا کے بیٹھے ہیں
کوئی ان سا بھلا کہاں ہو گا بن کے جو مصطفیٰ کے بیٹھے ہیں
درد اپنا سنا کے بیٹھے ہیں دہر کے غم بھلا کے بیٹھے ہیں
کر رہی رشک ان پہ ہے جنت اشک اپنے گرا کے بیٹھے ہیں
آپ ہیں پیشوا ہمارے سو در پہ ہم پیشوا کے بیٹھے ہیں
استراحت ملی حزیں دل کو نام ایسا پکا کے بیٹھے ہیں

Scanned with CamScanner

غیر کی اب خبر نہیں ہم کو غم سے دامن چھڑا کے بیٹھے ہیں
ضو فشاں ہو گیا مقدر بھی پاس جو ناصحا کے بیٹھے ہیں
چین ملتا ہے آپ کے در سے غم زدہ مسکرا کے بیٹھے ہیں
لا الہ ورد ہے ہمارا اب شمع حق کی جلا کے بیٹھے ہیں
کیوں مرض اب بھلا رہے کوئی آسرے اس دوا کے بیٹھے ہیں
راحتِ جاں ہے ورد ان کا اب راحتِ قلب پا کے بیٹھے ہیں
فصلِ گل تازگی کا مژدہ ہے ہم صدا جو لگا کے بیٹھے ہیں
ہے سروکار آپ سے آقا سر جھکائے سدا کے بیٹھے ہیں
سوزِ دل کی دوا کی خاطر اب در پہ سب مصطفیٰ کے بیٹھے ہیں
عہدِ تاریک نعت سے روشن اک دیا ہم جلا کے بیٹھے ہیں
ڈوبتا دیکھ کر سخن کا فن نعت ہم گنگنا کے بیٹھے ہیں
نعت قرآن بھی کہے ان کی سب صحیفے سجا کے بیٹھے ہیں
رازِ ہستی عیاں ہے ان پر جو سامنے آئنہ کے بیٹھے ہیں
نعت کا اک شرف عنایت ہو در پہ اہلِ صفا کے بیٹھے ہیں
آلِ تطہیر وہ ہے، اے یارو! سائے میں جو ردا کے بیٹھے ہیں
بزمِ کونین کے سدا والی بزم اپنی سجا کے بیٹھے ہیں
عرش بھی فرش ہے بنا ان کا جشنِ مولد سجا کے بیٹھے ہیں
اک جھلک پائی ہے جنھوں نے وہ حسنِ یوسف بھلا کے بیٹھے ہیں
بزمِ شعر و سخن رکھو جاری جام ان کا پلا کے بیٹھے ہیں

Scanned with CamScanner CamScanner

داستاں ہے لہو لہو میری کھول غم کربلا کے بیٹھے ہیں
نورِ توحید ہے میسر جو شمعِ تاباں جلا کے بیٹھے ہیں
حق ادا کب ہوا قصیدے کا سب ہنر آزما کے بیٹھے ہیں

دعا

ہو عنایت صلہ قصیدے کا یا خدا! سر جھکا کے بیٹھے ہیں
اک نگاہِ کرم مرے مولا دوش پر ہم ہوا کے بیٹھے ہیں
ہاتھ میں کچھ نہیں خدایا اب! ہاتھ اپنے جلا کے بیٹھے ہیں
چار سو وحشتوں کے ڈیرے ہیں تیرے دم پر سدا کے بیٹھے ہیں
ہے کڑا وقت ناؤ پر یا رب منتظر نا خدا کے بیٹھے ہیں

دور غم کیجیے سبھی، یا رب!
در پہ صل علیٰ کے بیٹھے ہیں

عباس علی شاہ ثاقبؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

باغِ مدحت کھلا کے بیٹھے ہیں
اُن کی محفل سجا کے بیٹھے ہیں

خوشبوئیں آ رہی ہیں سانسوں سے
"نعت اُن کی سنا کے بیٹھے ہیں"

خالی دامن نہیں جو لوٹاتے
آس اُن سے لگا کے بیٹھے ہیں

شوقِ دیدار سے منوّر دل
منتظر "والضحیٰ" کے بیٹھے ہیں

جس کی نورانیت سے جہل مٹا
سامنے اس ضیاء کے بیٹھے ہیں

دہر روشن ہے، والیِ طیبہ
شمعِ رحمت جلا کے بیٹھے ہیں

اپنے عشاق کے لیے سرکار
نارِ دوزخ بجھا کے بیٹھے ہیں

ناظم زرّ سنز

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ہم بھی جنت کما کے بیٹھے ہیں
نعت ان کی سنا کے بیٹھے ہیں

ایسے لگتا ہے نعت سننے کو
وہ مرے پاس آ کے بیٹھے ہیں

خالی ہاتھوں کبھی نہیں لوٹے
اُن کے در پر جو آ کے بیٹھے ہیں

ہم سے لاکھوں مسافرانِ جہاں
اُن کے روضے پہ آ کے بیٹھے ہیں

یہ سبھی اُن کے نام کر دی ہیں
ہم جو سانسیں بچا کے بیٹھے ہیں

اُن کا اب دل کہیں نہیں لگتا
دل جو اُن سے لگا کے بیٹھے ہیں

جن کے قدموں تلے زمانہ ہے
وہ یہاں سر جھکا کے بیٹھے ہیں

زکریا نوریزؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ظلمتِ شب مٹا کے بیٹھے ہیں
نعت سے لو لگا کے بیٹھے ہیں

بزمِ مدحت سجا کے بیٹھے ہیں
شمعِ حق کی جلا کے بیٹھے ہیں

آپ کے ذکر سے ملی راحت
یہ اثاثہ کما کے بیٹھے ہیں

ہو گزر کاش آپ کا آقا
ہم نگاہیں بچھا کے بیٹھے ہیں

ہے تبھی سانس میں بسی خوشبو
اسمِ احمد جتا کے بیٹھے ہیں

دو جہاں میں سکوں کی خاطر ہم
آپ سے دل لگا کے بیٹھے ہیں

زینؔ جیسوں پہ بھی کرم آقا
آپ کے در پہ آ کے بیٹھے ہیں

عبدالرؤف زینؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر تمنا مٹا کے بیٹھے ہیں
یہ مدینے جو آ کے بیٹھے ہیں

کام اپنا بھی ہو ہی جائے گا
"نعت ان کی سنا کے بیٹھے ہیں"

اپنی بخشش تو لازمی ہو گی
ان کی امت میں آ کے بیٹھے ہیں

قبر میں ان کو دیکھ ہی لیں گے
دل میں خواہش سجا کے بیٹھے ہیں

نعت کے شعر یوں ہوئے کہ انھیں
ہم تخیل میں لا کے بیٹھے ہیں

جب پڑھوں میں درود، لگتا ہے
سامنے خود وہ آ کے بیٹھے ہیں

مزمل فریدؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

دل یہ اپنا سجا کے بیٹھے ہیں
"نعت ان کی سنا کے بیٹھے ہیں"

سارے اسباب کھو چکے ہیں ہم
نعت ان کی بچا کے بیٹھے ہیں

آپ آئیں گے نور پھیلے گا
دیپ سارے بجھا کے بیٹھے ہیں

خالی جھولی نہ ہم کو لوٹائیں
ہاتھ خالی اٹھا کے بیٹھے ہیں

ان سے ہے سب معاملہ اب تو
جن سے ہم دل لگا کے بیٹھے ہیں

رب کی سنت سلیمؔ ہے یہ نعت
"نعت ان کی سنا کے بیٹھے ہیں"

اختر سلیمؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت ان کی سنا کے بیٹھے ہیں
دل مدینہ بنا کے بیٹھے ہیں

ہم کو امید ہے وہ آئیں گے
اس لیے گھر سجا کے بیٹھے ہیں

اُن کی بندہ نواز یادوں میں
ہم بھی آنسو بہا کے بیٹھے ہیں

زندگانی میں جتنے غم بھی ملے
غم وہ سارے بھلا کے بیٹھے ہیں

با ادب ہو کے اُن کی چوکھٹ پر
اپنے سر کو جھکا کے بیٹھے ہیں

ہم بھی تیمورؔ شہرِ طیبہ کے
دل میں ارماں جگا کے بیٹھے ہیں

تیمور علی تیمورؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

دل مدینہ بنا کے بیٹھے ہیں
نعت ان کی سُنا کے بیٹھے ہیں

کوئی جچتا نہیں ہے آنکھوں میں
ان کی صُورت بَسا کے بیٹھے ہیں

ہم بھی جائیں گے اُن کے روضے پر
دل میں ارماں سَجا کے بیٹھے ہیں

وہ عطا کرتے ہیں زمانے کو
ہاتھ ہم بھی اُٹھا کے بیٹھے ہیں

ہم بھی خوش بخت ٹھہرے ہیں، آصفؔ
ان کی محفل سَجا کے بیٹھے ہیں

آصف ثناؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طرح مصرع

"اے دوست! مجھ پہ ہیں احسان شاہِ بطحا کے"

از

صفیہ نازؔ صابری

26 جون 2024 ء

اجلاس نمبر 96

وہ فخرِ رسل، فخرِ بنی آدم و آدم
انسان کی تکریم کا سامان وہ انسان

شریف ساجدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

نثار دنیا کی سب شان شاہِ بطحا کے
بسائے دل میں ہیں ارمان شاہِ بطحا کے

مرا گدائے تو بودن ز سلطنت خوشتر
غلام قیصر و خاقان شاہِ بطحا کے

ہیں جاں نثار بلال اور یاسر و عمار
صہیب رومی و سلمان شاہِ بطحا کے

رہی ہے چشم کرم ان پہ جس تواتر سے
یہی تو شان ہے شایان شاہِ بطحا کے

کسے قیام قیامت کی فکر، ہم ہوں گے
بہ زیرِ سایۂ دامان شاہِ بطحا کے

نویدِ بخشش و خیرالامم سے عزت دی
تو کیا چکاؤ گے احسان شاہِ بطحا کے

یہ عمرِ، حوصلہ، ہمت، یہ نعت سے رغبت
شریفؔ سارے ہیں فیضان شاہِ بطحا کے

شریف ساجدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

دیے جلاتا ہے رحمٰن شاہِ بطحا کے
شرف بتاتا ہے قرآن شاہِ بطحا کے

دیارِ فکر و نظر ہی نہیں فدا اُن پر
یہ جان و دل بھی ہیں قربان شاہِ بطحا کے

سحابِ جود و عنایت برستا ہے پیہم
سدا گداؤں پہ ہیں دان شاہِ بطحا کے

علوِ عظمتِ انسان کے حوالے سے
نیاز مند ہیں انسان شاہِ بطحا کے

ہما شما پہ عنایات کیا شُمار کریں!
رہینِ لطف ہیں سُلطان شاہِ بطحا کے

زمانے بھر کے سلاطیں سے ہیں کہیں افضل
علو مقام ہیں دربان شاہِ بطحا کے

فدائے یوسفِ کنعان مصر سارا ہے
مگر ہیں یوسفِ کنعان شاہِ بطحا کے

سرِ جہانِ ملوث مِیان گرد و غُبار
نقوش، نور کے پہچان، شاہِ بطحا کے

وگرنہ میں ہُوں پڑِ کاہ سنگِ بے مایہ
"اے دوست! مجھ پہ ہیں احسان شاہِ بطحا کے"

دل و نظر کے ہدایا لیے قطاروں میں
نثار جاتے ہیں خوبان شاہِ بطحا کے

سرِ جہاں بھی ہیں اور ہوں گے بر سرِ محشر
بہ زیرِ سایۂ دامان شاہِ بطحا کے

پرے خزاؤں سے جمشیدؔ تا بہ یومِ نشور
سدا بہار ہیں فرمان شاہِ بطحا کے!

جمشید کمبوہ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی تو ہم بھی ہوں مہمان شاہ بطحا کے
کریں گے پیش سب ارمان شاہ بطحا کے

حضور شاہ رسولاں و شاہ خوباں ہیں
ہیں خوشنما سبھی عنوان شاہ بطحا کے

وہی ازل سے ہیں سرخیلِ انبیاء و رسل
ملائکہ ہوئے دربان شاہ بطحا کے

وہ دن بھی آئے کہ مہماں بنیں مدینے میں
ہم ایسے بے سر و سامان شاہ بطحا کے

حضور نے تمھیں امت کا ہے شرف بخشا
"اے دوست! تجھ پہ ہیں احسان شاہ بطحا کے"

ہوئے ہیں طالب و مطلوب یک زباں باہم
ہیں سب خدا کے ہی فرمان شاہ بطحا کے

تمام امتِ عاصی کی مغفرت ہو گی
خدا سے ہو گئے پیمان شاہ بطحا کے

عدم سے ہستی میں لائی ہے جستجوئے رسول
ہیں جان و دل مرے قربان شاہ بطحا کے

انھیں کے لطف سے پرلطف کائنات ہوئی
نیاز مند ہیں انسان شاہ بطحا کے

نہیں ہے اپنے کی بیگانے کی یہاں تخصیص
کہ بٹتے عام ہیں فیضان شاہ بطحا کے

وہی ہے صفہ نشینی وہ خاک پر بستر
یہ پروقار ہیں ایوان شاہ بطحا کے

فریدیؔ عظمتِ صل علی سبحان اللہ
ہیں جبرائیل بھی دربان شاہ بطحا کے

موج دین فریدی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

قریب ہوں گے وہ انسان، شاہ بطحا کے
جنھیں عزیز ہیں فرمان شاہ بطحا کے

یہ کائنات کی ہر چیز کہہ رہی ہے مجھے
"اے دوست مجھ پہ ہیں احسان شاہ بطحا کے"

"ہمارے بچوں کو لکھنا سکھاؤ اور جاؤ"
کمال تھے نہ وہ تاوان شاہ بطحا کے؟

"فداک امی ابی روحی یا رسول" کہا
صحابہ دل سے تھے قربان شاہ بطحا کے

خدا کی رحمتیں اتریں گی پھر تواضع کو
بنیں گے جب کبھی مہمان شاہ بطحا کے

انھیں تو رشک سے رضوان دیکھتا ہو گا
مقام رکھتے ہیں دربان شاہ بطحا کے

نجاتِ حشر میں پا جائے ساری ہی امت
نویدِ امن تھے ارمان شاہ بطحا کے

ڈاکٹر نوید عاجز

جہاں کے بادشہ دربان شاہِ بطحا کے
بلال و بوزر و سلمان شاہِ بطحا کے

تو نعت لکھیے کہ میزان پر ملیں گے یہ خط
نبھائے جائیں گے پیمان شاہِ بطحا کے

ہے مصطفی کے تبسم کی اک جھلک فردوس
گماں سے آگے ہیں رومان شاہِ بطحا کے

مرے حبیب کی مدحت مرا تعارف ہے
"اے دوست مجھ پہ ہیں احسان شاہِ بطحا کے"

رحیم، رحمت عالم کے منھ سے بولے گا
چلیں گے حشر میں فرمان شاہِ بطحا کے

قدم ہیں خاک پہ، سدرہ پہ، عرشِ اعظم پر
کچھ اس طرح کے ہیں ایوان شاہِ بطحا کے

تمھارے جیسوں کا نام آئے نعت میں ان کی
کرم ہیں تم پہ یہ عمرآن شاہِ بطحا کے

ڈاکٹر عمران ملک

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

جہاں میں جاری ہیں فیضان شاہِ بطحا کے
سناتا وصف ہے قرآن شاہِ بطحا کے

نبی کے دیں کی حمیت پہ اپنی جانیں بھی
غلام کرتے ہیں قربان شاہِ بطحا کے

رسول، نور، مبشر، سراج اور یسین
بہت ہیں فیض کے عنوان شاہِ بطحا کے

سکھائی آپ نے طرزِ حیات دنیا کو
جہان بھر پہ ہیں احسان شاہِ بطحا کے

نبی ہیں قاسمِ نعمت، سب ان کا کھاتے ہیں
بشر تمام ہیں مہمان شاہِ بطحا کے

"کرو رسول کی طاعت" سے یہ ہوا ثابت
خدا کا حکم ہیں فرمان شاہِ بطحا کے

ہے خیر آپ سے، تشبیبِ حسن و نکہت ہیں
گلاب و نرگس و ریحان شاہِ بطحا کے

ناظم زرسنز

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

سنیں، سنائیں، جو فرمان شاہِ بطحا کے
عظیم تر ہیں غلامان، شاہِ بطحا کے

ازل سے آج تلک بے شمار جاری ہیں
ہر اک دیار میں فیضان، شاہِ بطحا کے

کمال پا گئے منصب جہان میں آ کر
تمام تر ہی غلامان، شاہِ بطحا کے

دیارِ نور میں نازاں تھے سب ملائک بھی
بنے تھے لوگ جو مہمان، شاہِ بطحا کے

بڑے عظیم ہیں وہ لوگ اِس زمانے میں
جِنھوں نے تھامے ہیں فرمان، شاہِ بطحا کے

امین، ہادی، مزمل، رفیع، شاہد، نور
ہیں سارے مدح کے عنوان، شاہِ بطحا کے

تم اُن کی ذات کے احسان گن نہیں سکتے
اے شادؔ، جتنے ہیں احسان شاہِ بطحا کے

احمد شادؔ

Scanned with CamScanner CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

جو بن کے بیٹھے ہیں مہمان شاہ بطحا کے
ہیں ان پہ کتنے ہی احسان شاہ بطحا کے

ہر ایک لمحہ بھلا کیوں نہ ان کے گن گاؤں
"اے دوست مجھ پہ ہیں احسان شاہ بطحا کے"

کبھی پکارے ہے، یٰسین اور کبھی طٰہٰ
قصیدے پڑھتا ہے قرآن شاہ بطحا کے

نبی نے مانگی تھیں رو کر دعائیں امت کی
کرے گا پورے وہ ارمان شاہ بطحا کے

نبی کے قرب میں اک نعت کی اجازت ہو
ہیں ایک ادنی ثناء خوان شاہ بطحا کے

مقامِ شکر ہے دل شاد ہو گیا ہے مرا
میں نعت سن کے ہوں قربان شاہ بطحا کے

اسرار مسعود ساجدؔ

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طرح مصرع

"بخت میں مجھ سے تو اچھی ہے رسائی اُس کی"

از

اخترؔ شمار

07 اگست 2024 ء

اجلاس نمبر 97

Scanned with CamScanner

مسام جتنے بدن پر ہیں اُس پہ اتنے سلام
وہ جس کو فکر تھا مزدور کے پسینے کا

بشیر احمد بشیرؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھی جاتی نہ تھی طیبہ سے جدائی اس کی
جب لیا نامِ نبی، آنکھ بھر آئی اس کی

روز جاتی ہے مری آہ درِ اقدس پر
"بخت میں مجھ سے تو اچھی ہے رسائی اس کی"

ہر مسلمان کے دل میں ہے نبی کی الفت
دل میں ہر اک کے سمائی ہے بڑائی اس کی

رب کے محبوب پہ عاشق ہوئی دنیا ساری
مان لیجے کہ خدا اس کا، خدائی اس کی

ہم گنہ گار زمانے میں بھٹکتے پھرتے
للہ الحمد ملی راہ نمائی اس کی

کاش سرکار یہ فرمائیں کہ ساجدؔ کو بلاؤ
اچھی لگتی ہے ہمیں مدح سرائی اس کی

شریف ساجدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

یاد جس نے بھی دل و جاں میں بسائی اُس کی
ہو گئی حشر میں ہر غم سے رہائی اُس کی

حسنِ محبوب کا چرچا ہی تواتر سے رہے
یوں ہوئی روزِ ازل جلوہ نمائی اُس کی

جل گئے اُس کے دل و جاں میں امیدوں کے چراغ
دل میں جس شخص نے ہے جوت جگائی اُس کی

یوں ندامت نے مٹایا ہے سیہ بختی کو
"بخت میں مجھ سے تو اچھی ہے رسائی اُس کی"

تشنگی بھول کے بھی پھر نہ گئی طیبہ میں
ابرِ رحمت نے ہے یوں پیاس بجھائی اُس کی

ایسی رفتار کہ بے پر ہے جہاں جبرائیل
لا مکاں سے بھی پرے تک ہے رسائی اُس کی

اب مرا دل بھی فریدؔی ہے مدینے کی طرح
دل کے آنگن میں ہے جو بزم سجائی اُس کی

موج دین فریدی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

مظہرِ لطفِ خدا جلوہ نمائی اس کی
نوعِ انساں تو نہ بھولے گی بھلائی اس کی

یہ مرا دھیان تو رہتا ہے مدینے ہر پل
"بخت میں مجھ سے تو اچھی ہے رسائی اس کی"

جب سنی اس کی سنی، اور کسی کی نہ سنی
جب بھی اس دل نے سنائی تو سنائی اس کی

وہ ہے محبوب خدا، صاحبِ معراج وہی
خالقِ کُل نے ہے کیا شان بنائی اس کی

وجہِ تخلیق جہاں ٹھہری ہے جو ذاتِ کریم
مجھ پہ تو بار ہوئی جائے جدائی اس کی

کوئی اس کوچۂ لج پال سے خالی نہ گیا
آؤ پھر ہم بھی کریں چل کے گدائی اس کی

عاجزؔ خستہ کے اعمال میں اتنا لکھ لو
عشق ہے نعت سے، ہے نعت کمائی اس کی

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ربِّ عالم نے ہے یوں شان بڑھائی اس کی
لکھ دی قرآن کے لفظوں میں بڑائی اس کی

یوسفِ مصر جسے دیکھ کے ہو جائے نثار
ایسی خالق نے ہے تصویر بنائی اس کی

دل مرا مجھ سے بھی جاتا ہے مدینے پہلے
"بخت میں مجھ سے تو اچھی ہے رسائی اس کی"

سنگ اٹھانے پہ وہ جو حرفِ دعا دیتا ہے
دل یہ پھر کیوں نہ کرے نعت سرائی اس کی؟

مجھ سے جب گور میں پوچھا گیا اس کی بابت
میں نے پھر نعت فرشتوں کو سنائی اس کی

بڑھ کے نعلینِ نبی سر پہ سجا لے تو عمرؔ
تاجِ شاہی سے بھی ہے بڑھ کے گدائی اس کی

پروفیسر عمر فاروق

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

خالقِ دہر نے یہ شان بنائی اُن کی
خود خدا اُن کا ہے، خالق کی خدائی اُن کی

بحر و بر کی سبھی مخلوق کو سیراب کیا
ایسے رحمت کی گھٹا چرخ پہ چھائی اُن کی

پیش کر دعوتِ معراج اُنھیں، اے جبریلؑ!
ختم ہو جائے معاً آج جدائی اُن کی

شعلۂ طور نے موسیٰ پہ غشی طاری کی
مرحبا! عرشِ بریں تک ہے رسائی اُن کی

امن اور آشتی پیغام زمانے کو دیا
حق کی خاطر ہی تھی ہر ایک لڑائی اُن کی

وہ نہ بخشیں گے جنھیں جامِ شفاعت اُس دن
ہے کٹھن نارِ جہنم سے رہائی اُن کی

ہائے کس چشمِ تحیر سے تکیں گے یوسفؑ
ہو گی جب حشر کے دن جلوہ نمائی اُن کی

ناظم زرسنجؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

جو بھی کرتا ہے یہاں مدح سرائی اُس کی
گو کہ ہر غم سے ہوئی شادؔ رہائی اُس کی

زیست جو اُن کی غلامی میں بسر کرتا ہے
سارے عالم سے نرالی ہے گدائی اُس کی

جس کو رحمان نے یٰسین بنا کر بھیجا
چار سُو دہر میں ہے جلوہ نمائی اُس کی

جس کو سرکارِ دو عالم سے محبت ہے بہت
با خُدا! ہو گئی جنّت میں رسائی اُس کی

نعت جس شخص نے آقا کی سنائی ہم دم
ہو گی محشر میں ہر اِک غم سے رہائی اُس کی

روزِ محشر وہی ہو گا وہاں جنت کا دھنی
جس نے اِنساں کو وفا دل میں سکھائی اُس کی

جو ہمیشہ شہِ والا پہ پڑھے شادؔ دُرود
"بخت میں تجھ سے تو اچھی ہے رسائی اُس کی"

احمد شادؔ

Scanned with CamScanner CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ہم سے ممکن ہے کہاں نعت سرائی اس کی
جب ہے قرآن بیاں کرتا بڑائی اس کی

دل سے جس نے بھی ہے کی مدح سرائی اس کی
پل میں آقا نے ہے پھر بات بنائی اس کی

آج پھر عرشِ بریں کے ہیں ملائک جھومے
بزم میں آج بھی ہے نعت سنائی اس کی

کیا کرے گا وہ بھلا تختِ سکندر لے کر
ہو گئی جس کو میسر وہ چٹائی اس کی

نعت میں محو ہے پھر میرا قلم آج اسرارؔ
"بخت میں مجھ سے تو اچھی ہے رسائی اس کی"

اسرار مسعود ساجدؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

سارى دنيا ہوئی جاتی ہے فدائی اس کی
ايسا لگتا ہے خدا اس کا خدائی اس کی

مل گیا روضۂ اقدس کی زیارت کا شرف
دل پہ اب شاق گزرتی ہے جدائی اس کی

آپ نے خالقِ کونین کا عرفاں بخشا
ایک اک بات ہے لوگوں کو بتائی اس کی

جب مدینے کوئی جاتا ہے تو میں کہتا ہوں
"بخت میں مجھ سے تو اچھی ہے رسائی اس کی"

اپنی امت سے انھیں پیار ہی کچھ ایسا تھا
عمر بھر آپ نے چاہی ہے بھلائی اس کی

مجھ سے رضوان نے پوچھا کہ ہو تم کس کے فریدؔ
نام سرکار لیا نعت سنائی اس کی

مزمل فریدؔ

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طرح مصرع

"مجھے یقیں ہے وہ آئیں گے وقتِ آخر بھی"

از

افتخار عارفؔ

24 اگست 2024 ء

اجلاس نمبر 99

خلیل اللہ ہے کوئی، کلیم اللہ ہے کوئی
مگر میرے نبی آئے ہیں محبوبِ خدا بن کر

احسن مارہروی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ وجہِ کون و مکاں ہیں، حبیبِ داور بھی
عطا اُنھیں کو ہوئے سلسبیل و کوثر بھی

وہ فخر و رشکِ رسولاں و امتاں بے شک
وہ اس جہاں میں بھی حامی، شفیعِ محشر بھی

انیس و چارہ گرِ عاشقاں و بحرِ عطا
وہ شمعِ بزمِ رسالت، ہدیٰ کا مصدر بھی

منِ فتادہ و بیچارہ پر کرم کی نظر
ہیں آپ حامی و ناصر بھی اور یاور بھی

حضور آنکھ ہے بےتاب دید کی خاطر
ستم رسیدہ و غم دیدہ قلبِ مضطر بھی

سکوں ملے گا ہمیں آپ ہی کے دامن میں
کہ آپ عفو کا بادل، کرم کا ابر بھی

وہ ہوں گے سرور و مختارِ جنتاں، ساجدؔ
مرے نبی کے نواسے بھی اور دختر بھی

شریف ساجدؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

سلام اُن پہ جو اول بھی ہیں اور آخر بھی
خمیدہ سر وہاں جابر بھی اور قاہر بھی

شفیعِ روزِ جزا، صادق و امیں ٹھہرے
وہ ذات ہے جو منزّہ بھی اور طاہر بھی

رہی ہے مجھ پہ ہمیشہ نگاہِ لطف و کرم
"مجھے یقیں ہے وہ آئیں گے وقتِ آخر بھی"

انھیں کی ذات نے بخشا شعور دنیا کو
انھیں سے مہکے ہیں باطن بھی اور ظاہر بھی

کہا تھا سچ ابو سفیان نے نجاشی سے
گواہ ان کی صداقت کے تھے نا کافر بھی

شفیعِ روزِ قیامت محمدِ عربی
فریدیؔ! وہ ترے یاور بھی اور ناصر بھی

موج دین فریدی

صلی اللہ علیہ وسلم

نصیب میں ہے مرے دیکھنا یہ منظر بھی
خدا بھی رحم کرے گا، حبیبِ داور بھی

قمر دو لخت ہوا ان کے اک اشارے پر
گواہی ہاتھ میں دیتے ہیں ان کے پتھر بھی

مرے سکون میں رہنے کا ہے سبب یہ ہی
شفیع ہوں گے، وہی دیں گے جامِ کوثر بھی

ہے نور اپنے خدا کا سمیٹے جھولی میں
ہے معجزات کی حامل یہ ان کی چادر بھی

اسی کے دامنِ رحمت سے ہوں میں وابستہ
وہی ہے ملجا و ماویٰ، وہی ہے یاور بھی

یونس فریدی

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوئے وہ دین کی خاطر شکستہ خاطر بھی
دعائیں دیں کہ تھے دل جیتنے کے ماہر بھی

قیام خوب تھا وہ گھر میں امِّ ہانی کے
ہوئے ہیں جس میں کہ وہ نُہ فلک کے سائر بھی

انھی کے دم سے بھرم زندگی کا ہے قائم
"مجھے یقیں ہے وہ آئیں گے وقت آخر بھی"

وعید اہلِ ستم کو، نوید بے بس کو
نذیر بھی ہیں وہی اور وہی مبشر بھی

اصول زندگی کے آپ نے دیے جتنے
مفید بھی ہیں وہی اور وہی ہیں نادر بھی

شرف ہے ان سے ہمیں اور انھیں خدا سے شرف
تو کیوں نہ کہیے کہ مشکور بھی ہیں شاکر بھی

وہ بے نواؤں کے یاور ہوئے بہ حکمِ خدا
وہ اک طرف تو ہیں منصور، دوجا ناصر بھی

Scanned with CamScanner

کلام لائے وہ ایسا، جواب دے نہ سکے
فصیح سارے عرب کے، تمام شاعر بھی

وہ بالیقین ہیں شہ کار ایسا قدرت کا
بنا کے دیکھتا ہے جس کو خود مصور بھی

چلے تھے جانبِ طیبہ وہ یارِ غار کے ساتھ
حسیں تھی ان کی یہ منزل، حسیں مسافر بھی

انھی کے دم سے ملی معرفت خدا کی نویدؔ
خدا کی رحمتوں کے ہیں وہی تو مخبر بھی

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

سراج، ہادیِ عالم، شفیعِ طاہر بھی
عزیز تر ہمیں جاں سے، حبیبِ فاطر بھی

یہ آسمان و زمیں اُن کا ذکر کرتے ہیں
بشر کے ساتھ ہیں رطب اللسان طائر بھی

درِ کریم سے "لا تقنطوا" نوید ملی
گناہ گار ہیں، بخشش کی آس ہے پھر بھی

ہے پاک "الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً"
ہیں آپ مقصدِ تخلیقِ چرخ و سائر بھی

دعا کرو کہ شفاعت حضور فرمائیں
کہ بات ٹالتا اُن کی نہیں ہے قادر بھی

کسی بھی اور کو رتبہ نہیں ملا اُن سا
کہ انبیاء میں وہ اول بھی ہیں، اور آخر بھی

اُنھیں کے صدقے میں جنت ہوئی ہے گو تخلیق
وہ سب سے بڑھ کے ہیں عابد، مطیع، شاکر بھی

ناظم زرؔ سنز

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

جنھیں پُکارتا ہے جگ، شفیعِ محشر بھی
ہیں با خُدا وہی برتر بھی، اور دلبر بھی

پکار اے دلِ غافل، فقط پُکار اُن کو
جو کام آئیں گے تیرے، بروزِ محشر بھی

بس ایک بار اُن آنکھوں کی دید ہو جائے
عروج پائے گا ایسے مرا مقدر بھی

وہی عروج پہ بے شک، ازل سے فائز ہیں
کہ جِن کو دیکھ کے پڑھتے ہیں کلمہ پتھر بھی

خُدا قبول کرے، ہے دُعا یہی ہر دم
رہے دُرود ہمیشہ مری زباں پر بھی

سہارا مانگ کے غیروں کا، فخر کرتے ہو؟
جھکا کے دیکھ تو گردن درِ نبی پر بھی!

کبھی تو شاؔد کرم ہو ہی جائے گا اُن کا
خدا کا نور ہیں اور وہ کرم کا مظہر بھی

احمد شاؔد

صلی اللہ علیہ وسلم

گواہی دیتے ہیں ان کی تمام کافر بھی
تمام نبیوں میں افضل بھی ہیں وہ نادر بھی

بس ایک بات سے دوزخ کا خوف نکلا ہے
"مجھے یقیں ہیں وہ آئیں گے وقتِ آخر بھی"

دلوں سے کفر کی تاریکیاں مٹا ڈالیں
تھے مثلِ شمس وہ ظاہر بھی اور باہِر بھی

جو کھا کے زخم ہمیشہ سے شکر کرتا رہا
خدا قسم کہ نہ آئے گا ایسا شاکر بھی

ہم امتی ہیں انھی کے خدا کا شکر، فریدؔ
کرم یہ کم تو نہیں ہے ہماری خاطر بھی

مزمل فریدؔ

باہِر: ہائے مکسور کے ساتھ بمعنی روشن، واضح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طرح مصرع

"غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں"

از

اقبال عظیمؒ

29 ستمبر 2024ء

اجلاس نمبر 101

Scanned with CamScanner

کفن پہناؤ تو خاکِ مدینہ منھ پہ مل دینا
یہی بس ایک صورت ہے خدا کو منھ دکھانے کی

جامی بدایونی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

وہی تو رحمتِ عالم لقب سے جانے جاتے ہیں
انھیں اہلِ خرد بھی کعبۂ جاں مانے جاتے ہیں

وہاں ہے بوئے دیدِ رب، وہاں بوئے رسالت ہے
وہاں جاتے ہیں جو،وہ جان و دل مہکانے جاتے ہیں

نبی کے ذکر پر رکتا نہیں سیلاب اشکوں کا
"غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں"

عجب وارفتگی طاری ہوئی شہرِ مدینہ میں
خرد والوں نے جب دیکھا، کہا دیوانے جاتے ہیں

اگر ہو ذکر اُن کا دل کی ویرانی نہیں رہتی
ہو دیدارِ نبی تو آنکھ کے ویرانے جاتے ہیں

تعصب اُن کو باتوں پر عمل کرنے نہیں دیتا
رسول اللہ کو صادق امیں بھی مانے جاتے ہیں

سرِ عرشِ علیٰ کیا کچھ دیا ہو گا، مگر ساجدؔ
نبی تو بخششِ اُمّت ہی بس منوانے جاتے ہیں

شریف ساجدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مُصطفیٰ ختمِ رسولاں مانے جاتے ہیں
شبِ اسریٰ مقامِ دل برانہ پانے جاتے ہیں

غلامانِ محمد منفرد ہیں ساری دنیا سے
"غلامانِ محمد دُور سے پہچانے جاتے ہیں"

کہ ان میں جو خصائص ہیں کسی میں وہ نہیں ہوتے
"غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں"

ضرورت ہی نہیں پڑتی، تقارُب کی، تعارُف کی
"غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں"

نگاہِ حیرت و حسرت سے تکتے ہیں خرد زادے
کہ سُوئے خُلد ان کے جھومتے دیوانے جاتے ہیں

مسلماں کارواں در کارواں جاتے ہیں طیبہ کو
بہ سوئے شمعِ روشن جس طرح پروانے جاتے ہیں

سوادِ عشق میں جمشیدؔ معراجِ شرَف ہے یہ
کہ ہم سرکار کی مدح و ثنا سے جانے جاتے ہیں!

جمشید کمبوہ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

مبلغ بن کے طائف میں کبھی سمجھانے جاتے ہیں
کبھی لشکر بہ ساماں کفر کو دہلانے جاتے ہیں

مربی مہرباں بن کر کبھی طیبہ کی گلیوں میں
ضعیفوں اور کمزوروں کا دل بہلانے جاتے ہیں

کبھی بن کر معلم دشت میں بے علم لوگوں کو
فرائض اور حقوقِ زندگی بتلانے جاتے ہیں

درخشاں ہیں جبینیں دیکھیے یوں نورِ احمد سے
"غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں"

بیادِ او کمر بستہ، دگر از کار ہا رفتہ
ز دستِ ساقیِ کوثر جہاں پیمانے جاتے ہیں

نبی کے نام لیوا ہیں رواں راہ رسالت پر
مگر بوجہل سے کچھ، روز ہی بہکانے جاتے ہیں

عمر، صدیق، عثمان و علی پر جان ہے قرباں
یہ چاروں یار ہی یارِ نبی گردانے جاتے ہیں

Scanned with CamScanner

یہ سارے حالِ دل خستہ، یہ سارے بخت برگشتہ
مقدر کے ستارے کو وہیں چمکانے جاتے ہیں

ہیں بھٹکے قافلے جو دشت کی دشوار منزل میں
انھیں بھی دور تک وہ راستہ دکھلانے جاتے ہیں

کبھی بے بس ضعیفانِ شکستہ حال کی پرسش
سرِ میداں کبھی لشکر کا دل گرمانے جاتے ہیں

نصیرِ بے بساں و بے کساں، بے بس غلاموں کو
ہمیشہ ظلم و استبداد سے چھڑوانے جاتے ہیں

بھلا اس سے بھی بڑھ کر ہے کوئی پہچان کی صورت
کہ ہم سے بے ہنر بھی نعت گو پہچانے جاتے ہیں

فریدیؔ وہ مقدر کے دھنی ہیں اس زمانے میں
جو طیبہ میں دلِ بے زار کو بہلانے جاتے ہیں

موج دین فریدی

Scanned with CamScanner

وسلم صلی اللہ علیہ

محمد محسنِ انسانیت ہیں، مانے جاتے ہیں
اسی اعزاز سے دونوں جہاں میں جانے جاتے ہیں

نئی تاریخ کرتے ہیں رقم وہ جاں نثاری کی
جدھر جاتے ہیں، ایسے آپ کے دیوانے جاتے ہیں

مرا ایماں ہے جو میلاد کی محفل میں شامل ہوں
مقدر کی وہ اپنے گتھیاں سلجھانے جاتے ہیں

متاعِ عشق سے بھرپور ہیں دامان اُن سب کے
"غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں"

نہیں جاتے چراغِ خسروی کی سمت وہ، تائبؔ
سوئے شمعِ رسالت آپ کے پروانے جاتے ہیں

تائبؔ نظامی

Scanned with CamScanner CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ اپنے عدل کی نسبت سے یوں پہچانے جاتے ہیں
کہ ان کے فیصلے اعدا کے ہاں بھی مانے جاتے ہیں

وہاں شمعِ ہدیٰ روشن امام الانبیا نے کی
مدینے کی گلی میں اس لیے پروانے جاتے ہیں

پلاتے ہیں سبھی کو جامِ الفت اپنے ہاتھوں سے
سبھی ہم ساقیِ کوثر ہی کے مے خانے جاتے ہیں

متاعِ آگہی کے پھول کھل اٹھتے ہیں اس جانب
زمانے میں جدھر بھی آپ کے دیوانے جاتے ہیں

نبی کی بزمِ الفت کا، کہوں کیا معجزہ تم سے
نکلتے ہیں وہ اپنا بن کے جو بے گانے جاتے ہیں

فرشتے حوضِ کوثر پر نہایت وجد میں بولے
"غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں"

گھنی آندھی تھی، بارش تیز تھی، شب تار تھی عاجزؔ
نبی اس حال میں بوجہل کو سمجھانے جاتے ہیں

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

یقیناً اُن کی قسمت کے ستارے جگمگاتے ہیں
نبیِ پاک کے جو ذکر کی محفل سجاتے ہیں

بجائے طیبہ کے مکہ گئے واپس ابو جندل
حدیبیہ میں وعدہ کر کے وہ ایسے نبھاتے ہیں

فرامینِ محمد نور ہیں رُشدِ الٰہی کا
جہالت کی شبِ دیجور میں رستہ دکھاتے ہیں

شکستہ سومنات اُن کی تجلّی کی نشانی ہیں
"غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں"

مبادا امتِ عاصی عذابِ نار میں جائے
وہ اپنے آنسوؤں سے آتشِ دوزخ بجھاتے ہیں

خدا کے قرب کی دولت یقیناً اُن کو ملتی ہے
جو ان کے نقشِ پا پر گردنیں اپنی جھکاتے ہیں

قیامت کو خدا کے عرش کے سائے میں وہ ہوں گے
جو ان کی پیروی میں زندگی اپنی بِتاتے ہیں

ناظم زرسنر

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے کی زیارت سے، جو دل اپنا لبھاتے ہیں
قسم اللہ کی آنکھوں میں، ہر اِک کے سماتے ہیں

جو ہر انداز میں اعلیٰ سے اعلیٰ گیت گاتے ہیں
شہِ والا کی آمد پر، خوشی دل سے مناتے ہیں

کسی پہچان کے محتاج وہ ہرگز نہیں ہوتے
"غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں"

مٹے سارے کے سارے دُکھ، پکارا نام جب اُن کا
ادب کے شہر میں جن کو تمام اچھا بُلاتے ہیں

میں اُن کے نام کا کھاتا ہوں میری خوش نصیبی ہے
وگرنہ لوگ تو احسان تک جتلانے جاتے ہیں

انھیں کیسے کوئی آئے، پریشانی زمانے کی
مری سرکار کی توصیف جو گھر گھر سناتے ہیں

ارے کوئی نہیں جاتا، مدینہ بِن بُلائے شادؔ
جو اُن سے پیار کرتا ہو، اُسے وہ خود بُلاتے ہیں

احمد شادؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

مقدر کی سعادت مصطفٰی سے پانے جاتے ہیں
مدینے جب ادا سے آپ کے دیوانے جاتے ہیں

کہیں احمد، کہیں مرسل، کہیں طٰہٰ، کہیں امی
کہیں صادق، کہیں حاشر، محمد جانے جاتے ہیں

غلامانِ محمد جالیوں کے پاس ہیں ملتے
"غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں"

ہمیں ہے آسرا بس دو جہاں میں آپ کا آقا
وگرنہ ہم سے جنت میں بھلا دیوانے جاتے ہیں

محمد کے وسیلے سے خدا کو ہم نے پایا ہے
محمد کے وسیلے سے پرے بیگانے جاتے ہیں

شب اسریٰ کے تو اسرار میں گم ہیں بشر سارے
بھلا کس برق رفتاری سے رب ہی جانے، جاتے ہیں

مدینے کی فضاؤں میں سکون دل میسر ہے
مدینے کی طرف ہم راحتِ جاں پانے جاتے ہیں

عبدالرؤف زینؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

دعاؤں کو مدینے میں سبھی منوانے جاتے ہیں
"غلامانِ محمد دور سے پہچانے جاتے ہیں"

کرم فرمائی جوبن پر مدینے میں نبی کی ہے
گدائی کا مزا لینے وہاں دیوانے جاتے ہیں

شفاعت کا انھیں سردار خود رب نے بنایا ہے
مدینے مہر بخشش کی سبھی لگوانے جاتے ہیں

پسینہ آپ کا خوشبوئے گل سے ہے کہیں بڑھ کر
سنا ہے آپ ہی تو گلستاں مہکانے جاتے ہیں

کبھی بڑھ درد و غم جائیں زمانے میں ہمارے تب
سنہری جالیوں سے جی کو ہم بہلانے جاتے ہیں

امینیؔ کو نہیں ہے خوف محشر کا ذرا بھر بھی
عدالت حشر کی آقا مرے بھگتانے جاتے ہیں

بلال امینیؔ

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طرح مصرع

"مرے ارد گرد کی دھند اگر چھٹے تیرے مہر کی تاب سے"

از

انعام الحق جاویدؔ

30 اکتوبر 2024ء

اجلاس نمبر 104

Scanned with CamScanner

میرے خیال میں تو وہ دیں دار بھی نہیں
جو تیرے پائے ناز پہ سر خم نہ کر سکے

سچل سرمست

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

نہ تھے آپ، مستی کا دور تھا، تھی تو دوستی تھی شراب سے
تھے جدا حیات کے ولولے تگ و تاز سے، تب و تاب سے

عجب ایسی جہل کی رات تھی کہ سبھی خدا سے بھی دور تھے
کٹیں ظلمتیں ترے ذکر سے، ملا نور تیری کتاب سے

تری یاد مونسِ جان ہے کہ ترے جلو میں امان ہے
یہ بہارِ کشتِ حیات بھی ہے ترے کرم کے سحاب سے

یہ تری عنایتِ بے کراں ہمیں امتی کا شرف ملا
ہے متاعِ دل میں چمک دمک ترے حسن ہی کے شباب سے

فقط اک جھلک ہو عطا، شہا! دل و دیدہ کا ہے یہ مدعا
نہ رہوں تڑپتا میں سرورا، ہے امید تیری جناب سے

ہوئے خوش جو اپنی ثنا سنی، اسے مغفرت کی سند ملی
وہ بھلے ہو ساجدؔ بے نوا، وہ چھٹا حساب و کتاب سے

شریف ساجدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

جس نے سبق ہے پڑھ لیا عشقِ نبی کے باب سے
سمجھو کہ وہ آزاد ہے آلام کے گرداب سے

صد شکر ان کے نور سے تاریکیاں رخصت ہوئیں
سارا جہاں روشن ہوا مہرِ نبی کی تاب سے

جب آ گئے خیرالوریٰ، وہ مظہرِ نورِ خدا
پھر منکشف سب کچھ ہوا درسِ ہدیٰ کے باب سے

میں بے نوا جس کا نہیں آقا کے بن کچھ آسرا
مجھ پر کرم یا مصطفیٰ، خالی ہوں میں اسباب سے

کچھ اس طرح سے ہو گیا ماہِ رسالت ضوفشاں
بیدار عالم ہو گیا پھر ظلمتوں کے خواب سے

بادِ صبا تیرا اگر طیبہ نگر سے ہو گزر
کہنا سلامی دے رہا ہے موؔج دیں پنجاب سے

موج دین فریدی

یہ نعت بحر رجز مثمن سالم (مستفعلن) میں ہے۔

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

رہِ مستقیم کی ہو طلب جسے رب کی سچی کتاب سے
کرے پیروی وہ رسول کی، بچے آخرت کے عذاب سے

مری صبح و شام کے سلسلے تری ذات سے ہیں جڑے ہوئے
تری دید کو مرا جاگنا، مری نیند ہے ترے خواب سے

وہی برکتیں میں سمیٹ لوں تھا حرا پہ جن کا نزول کل
"مرے اردگرد کی دھند اگر چھٹے تیرے مہر کی تاب سے"

تری اک جھلک سے ہیں پا گئے رہِ زندگی کا شعور وہ
جو اسیرِ عیش و نشاط تھے، جو گھرے تھے وہم و سراب سے

تری شفقتوں کے وفور سے میں نے سیکھ لی ہیں محبتیں
مجھے دردِ دل یہ عطا ہوا تری زندگی کے نصاب سے

ہے سکون بھی ترے ذکر سے، ہے نجات بھی تری فکر سے
مرے ذکر و فکر میں حسن ہے ترے حسن کی تب و تاب سے

وہاں گردِ غم کا ملال کیا، وہاں کلفتوں کی مجال کیا
جہاں راحتوں کی نوید ہو تری ذاتِ عالی جناب سے

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

Scanned with CamScanner CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

مرے قلب و جاں میں سمائے گا تبھی نورِ باری حجاب سے
"مرے اردگرد کی دھند اگر چھٹے تیرے مہر کی تاب سے"

مجھے اور کوئی نہ گھر ملے، مجھے ایک تیرا ہی در ملے
ترے پاس میں بھی پہنچ سکوں لے بچا جہانِ خراب سے

اسے شاہوں سے کیوں ہو واسطہ جسے مصطفی کا ہو آسرا
دو جہاں میں وہ تو غنی ہوا، ملے جس کو ٹکڑا جناب سے

تری نسبتوں سے ہیں منسلک جو مرے شرف کے ہیں سلسلے
مجھے کام تیری گلی سے ہے یا تو ہے درِ بو تراب سے

جو کنواں تھا کھاری شکر ہوا، وہ جو ٹوٹی ہڈی تھی جڑ گئی
یہ دلِ عمرؔ بھی ہے مضمحل، دیں شفا اسے بھی لعاب سے

پروفیسر عمر فاروق

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

تھا جہاں حصارِ مہیب میں، ملا نور تیری کتاب سے
ہوئیں ختم ساری جہالتیں ترے آگہی کے نصاب سے

ترا در وسیلہ ہے رزق کا، ترا شہر خلد کا باغ ہے
ترے پاک شہر کا خار بھی ہے عظیم برگِ گلاب سے

ترے صدق، رحم دلی، زکوٰۃ، حقوق یزداں کے درس نے
کیا پاک دھوکہ دہی، حسد، ریا، جھوٹ، کذب، شراب سے

ہو مری بصارتِ قلب و تن مرے گرد و پیش سے آشنا
"مرے ارد گرد سے دھند اگر چھٹے تیرے مہر کی تاب سے"

مرے ربط سے تمھیں بخش دے گا خدا، سمجھنا نہ، فاطمہ!
کہ تمھاری عقبیٰ کا فیصلہ بھی خدا کرے گا حساب سے

دیا اُس نے آپ کی ذات کو بڑا کائنات سے مرتبہ
ہے بنایا جس نے جہان کی سبھی زندہ چیزوں کو آب سے

جسے مغفرت کی طلب ہو، آپ کے در پہ آنے کا حکم ہے
بنیں آپ میرے شفیع، مجھ کو بچائیں رب کے عذاب سے

ناظم زرؔ سنز

صلی اللہ علیہ وسلم

رُخِ مصطفٰی کے نکھار سے، شہِ دیں کے اعلیٰ نصاب سے
ہوئے دُور رنج و الم مرے، گُلِ رُو کے مہکے گلاب سے

مجھے آفتاب کی فکر کیا؟ مرے سر پہ سایہ ہے نُور کا
میں پُکار لوں گا حضوؐر کو، مجھے ڈر لگا جو حساب سے

ہیں قریب تر، وہ عظیم تر، ہیں زمانے بھر میں جو معتبر
ہیں وہی سراپۂ معجزہ، جو بچا رہے ہیں عذاب سے

مجھے اور کچھ نہیں چاہیے، ہے یہی بہت، کہ ازل سے ہے
مری کائنات حضور سے، مرا انتساب جناب سے

یہ جہان مثلِ گلاب ہے، مرے واسطے، بہ قسم خدا
"مرے ارد گرد سے دھند اگر چھٹے اُن کے مہر کی تاب سے"

گو جنھوں نے تھاما دَرِ نبی، وہ مراد پا گئے با خُدا
ترے نُور سے، تری دید سے، ترے دل لُبھاتے لعاب سے

تمھیں شادؔ آیا برتنے کا، نہ کبھی طریقہ حیات کو
ارے جا کے سیکھ سبق ذرا، یہ تمام تر بُو تراب سے

احمد شادؔ

Scanned with CamScanner CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

بڑی خوش نصیبی کی بات ہے ملے اذن عالی جناب سے
دل پر زشوق کو لے چلو در مصطفی پہ شتاب سے

تری مدحتیں ہیں نصیب میں، یہ سعادتیں ہیں مرے لیے
تیری مدح رب کو عزیز ہے، ملی اصل نعت کتاب سے

چمک اُٹھے میرا نصیب یوں کہ ہو جاؤں تیرے قریب میں
"مرے اردگرد سے دھند اگر چھٹے تیرے مہر کی تاب سے"

پڑھو جب درود و سلام تم، پڑھو پورے قلب صمیم سے
یہی برکتیں ہیں سلام کی کہ نوازتے ہیں جواب سے

ملے بھیک عشق بلال سے بچے عمر باقی زوال سے
کریں حشر میں وہ کرم تو پھر چھٹے جان میری عذاب سے

نہ تو رومی ہوں نہ میں جامی ہوں نہ ہوں مثل سعدیِ با صفا
مرے حرف سارے حقیر ہیں، بنی بات تیری جناب سے

اسرار مسعود ساجدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ نبی کہ جس نے مٹا دیے سبھی دکھ جہانِ خراب سے
میں امید وارِ کرم بھی ہوں اسی فیض بارِ جناب سے

کرے حل مسائل دنیوی ترا ایک خطبۂ آخری
کہ نظامِ امن و سلامتی لیا سب نے تیرے خطاب سے

مجھے کاروبارِ حیات میں جو تری رضا کی طلب رہے
مجھے خوف کیا ہے عذاب کا، مجھے کیا غرض ہے ثواب سے

مرے سب گناہ مٹیں گے اور مرے دل میں پھیلے گا نور بھی
"مرے اردگرد کی دھند اگر چھٹے تیرے مہر کی تاب سے"

مجھے اس طرح سے فریدؔ کر کہ تری صفات کروں بیاں
مرے نام کو بھی شرف ملے تری نعت گوئی کے باب سے

مزمل فریدؔ

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طرح مصرع

"اے سیدِ سادات! عنایت کی نظر ہو"

از

انور مسعود

09 نومبر 2024ء

اجلاس نمبر 105

Scanned with CamScanner

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

مولانا حسن رضا بریلوی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار کا ہلکا سا اشارہ بھی اگر ہو
صدقے وہیں انگشت مبارک پہ قمر ہو

مرتے ہوئے سر آپ کے قدموں میں جھکا ہو
جز اس کے مرا سجدہ ادھر ہو نہ ادھر ہو

ہر چیز منور ہے حضور آپ کے ضو سے
ہو مہرِ درخشاں کہ ستارے ہوں، قمر ہو

تھی جذبۂ خودبینی کی تسکین اِسی میں
وہ حسنِ ازل جلوہ نما بن کے بشر ہو

نقشِ قدمِ سیدِ کونین پہ جھک کر
صد رشک سر افرازیِ عالم مرا سر ہو

سرکار کی الفت ہو مری عمر کا ساماں
سرکار کی قربت مری الفت کا ثمر ہو

ساجدؔ کو خبر کیا کہ "رفعنا لک ذکرک"
وہ نعت لکھے جس کو مراتب کی خبر ہو

شریف ساجدؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

ظلمات کی وادی میں ضیا بار سحر ہو
یوں چشمِ کرم ہو کہ زمانے کو خبر ہو

بیٹھے ہیں بہ امیدِ کرم راہ گزر میں
اِس اور بھی اے سیدِ ابرار! گزر ہو

سرکارِ گہر بار و گہر بیز و گہر دِہ!
ہر اشک مرا چشمِ توجہ سے گہر ہو!

اے سرورِ کونین! بہ سرشاریِ مِدحت
سرمایۂ کونین مرا عرضِ ہنر ہو

خوش بخت ہے دارین میں وہ مردِ قلندر
مرغوب جِسے بارگہِ خیرِ بشَر ہو

اُمت ہے پریشان و زبُوں حال و شکستہ
"اے سیّدِ سادات! عنایَت کی نظر ہو"

جمشیدؔ رَفعنا سے فتَرضیٰ سے ہے ظاہر
ممدوحِ دو عالم کی ثنا شام و سَحَر ہو!

جمشید کمبوہ

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ عرض ہے سرکار، مدینہ مرا گھر ہو
یوں آپ کے قدموں میں مری عمر بسر ہو

ہر درد کے ٹھہرے ہیں فقط آپ مسیحا
ہم درد کے ماروں پہ کبھی ایک نظر ہو

آیا ہوں بڑی دور سے میں افتاں و خیزاں
"اے سیدِ سادات! عنایت کی نظر ہو"

کہنا مرے آقا سے سلامِ منِ مسکیں
اے بادِ صبا! جب بھی مدینے سے گزر ہو

تصدیقِ رسالت وہ اگر مانگیں حجر سے
پھر کیوں نہ شہادت کو وہ تیار حجر ہو

عاصی پہ ہو اس طرح کرم شاہِ مدینہ
پھر سے نہ مرے دل کی زمیں زیر و زبر ہو

آ جائے فریدیؔ سے کہو، طیبہ نگر میں
اے خواہشِ جاں تاب! مبارک یہ سفر ہو

موج دین فریدی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

جبریل کا گھر جس کے لیے راہ گزر ہو
اس کی بھلا عظمت کی ہمیں کیسے خبر ہو

محشر میں مجھے شامت اعمال کا ڈر ہے
"اے سید سادات! عنایت کی نظر ہو"

انسان کی تکریم سے وہ دل ہے مزین
جس پر بھی شہا تیری محبت کا اثر ہو

سقراط اگر آئے درِ اُمی لقب پر
تو ختم یہاں اس کے سوالوں کا سفر ہو

لگ جائے ٹھکانے یہ مری فکرِ سخن بھی
مقبول وہاں میری جو نعتوں کا ہنر ہو

اے کاش مدینے میں بلا لیں مجھے آقا
اے کاش مری کوچۂ رحمت میں بسر ہو

امید کرم ان کی دعاؤں سے ہے عاجزؔ
وہ چاہیں تو پھر مجھ سا بھی یہ زیر، زبر ہو

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

خوشبو سا ہے مضمون تو بندش گل تر ہو
اک نعت عطا مجھ کو مرے شاہ اگر ہو

اس لمحے کو معراج سمجھتا ہوں میں اپنی
جس لمحے تخیل کو مدینے کا سفر ہو

کہلاوں ترا مدح سرا شہرِ نجف میں
پھر کس کا مجھے خوف ہو اور کاہے کا ڈر ہو

نم دیدہ و لرزیدہ و لغزیدہ پکارے
"اے سید سادات! عنایت کی نظر ہو"

تجسیم غبارِ رہِ طیبہ سے ہو میری
اور عمر اسی شہرِ مدینہ میں بسر ہو

لب پر ہو مرے فاطمہ زہرا کا وسیلہ
اور سامنے پھر احمدِ مختار کا در ہو

عمرانؔ سے بے نام کی قسمت میں یہ نسبت
حسنین کا دربان ہے تحریر اگر ہو

ڈاکٹر عمران ملک

صلی اللہ علیہ وسلم

ایسا مری آہوں میں عطا رنگِ اثر ہو
دل تڑپے یہاں میرا، مدینے میں خبر ہو

اے شوخ! سنبھل کر ذرا، وہ جائے ادب ہے
ممکن ہے ترا کوچۂ رحمت سے گزر ہو

اک میں ہی پریشاں نہیں، سارے ہیں یہاں پر
"اے سیّدِ سادات! عنایت کی نظر ہو"

خوابوں ہی میں کرتا ہوں میں روضے کی زیارت
بے تاب ہوں، دیں اذن تو آغازِ سفر ہو

بخشش کو جب آئیں گے وہاں شاہِ مدینہ
عقبی کا ترے دل میں نہ اب خوف و خطر ہو

پروفیسر عمر فاروق

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

اے شاہِ رسل آپ کا چہرہ یہ جدھر ہو
کیوں رحمتِ باری کی نہ برسات اُدھر ہو

جب درد کی شدت میں ہو درکار سہارا
"اے سید سادات! عنایت کی نظر ہو"

اے کاش کہ وہ وقت میسر ہو مجھے بھی
پر نور فضائیں ہوں، مدینے کا نگر ہو

اے شاہِ زماں نعت عطا ہو مجھے ایسی
دل کش ہو، قرینے میں قصیدے کا ہنر ہو

قرآن کی تفسیر بنی آلِ محمد
ان کی ہی محبت میں مری عمر بسر ہو

ثاقبؔ یہ ترا نعت پڑھے وجد میں جس دم
تو دل کے مدینے میں ضیا بار سحر ہو

عباس علی شاہ ثاقبؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت کی ہو برسات، عنایت کی نظر ہو
بن جائے مری بات، عنایت کی نظر ہو

ہوں دور بلیات، عنایت کی نظر ہو
ٹل جائیں سب آفات، عنایت کی نظر ہو

سدھریں گے اگر خیر ملے آپ کے در سے
بگڑے ہوئے حالات، عنایت کی نظر ہو

صیہونی مظالم سے ہوئے اہلِ غزہ پر
تنگ ارض و سماوات، عنایت کی نظر ہو

امت ہے پریشان تری سارے جہاں میں
ہے رنج کی بہتات، عنایت کی نظر ہو

دامانِ طلب دیر سے پھیلائے کھڑے ہیں
آقا! ملے خیرات، عنایت کی نظر ہو

ہے آپ کی ہستی تو شہا، قاسمِ نعمت
دے دیجیے سوغات، عنایت کی نظر ہو

ناظم زرسنز

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

اس دل پہ ترا فیض مرے رشکِ قمر ہو
شاہا! تری توصیف فقط میرا ہنر ہو

اے ماہِ عرب تجھ سے چھٹی دہر کی ظلمت
اے کاش کہ روشن دلِ تیرہ کا نگر ہو

میں جا کے ترے دیس کبھی مڑ کے نہ آؤں
گر میرے نصیبوں میں مدینے کا سفر ہو

فریاد لیے آقا میں آؤں ترے در پر
اس سال دعاؤں کا مری ایسا اثر ہو

ہے نام ترا میرے ہر اک درد کا درماں
وہ کربِ نہاں دردِ دروں سوزِ جگر ہو

بخشش کا مری حشر میں اعلان کریں آپ
محبوبِ خدا تیری ثنا کا یہ ثمر ہو

فرحتؔ کو غمِ دہر ہیں گھیرے ہوئے ہر سو
"اے سیّدِ سادات! عنایت کی نظر ہو"

فرحتؔ شکور

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

مجھ خاک کو معراجِ سخن کا بھی سفر ہو
میں نعت کہوں شاہا مجھے اذن اگر ہو

میں دیکھ سکوں عرش معلیٰ مرے آقا
معراج ہو آنکھوں کی مدینے کا سفر ہو

لب چپ تھے تبھی اشک رواں نے یہ صدا دی
"اے سید سادات عنایت کی نظر ہو"

گھبرائے جب آلام سے تب اشک پکارے
"اے سید سادات! عنایت کی نظر ہو"

جبریل امیں کو بھی اجازت کی طلب ہے
وہ عرش معلی ہو کہ سرکار کا گھر ہو

فضا موسیٰ

Scanned with CamScanner CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو خوفِ زمانہ نہ مجھے عقبیٰ کا ڈر ہو
ہم جیسوں پہ ہر بار کرم آپ کا گر ہو

اب تو یہی حسرت ہے، کہ جب بھی ملے موقع
لب پر ہو دُرود اور مدینے کا سفر ہو

اوہام کی دلدل میں بڑی دیر سے گُم ہوں
"اے سیدِ سادات! عنایت کی نظر ہو"

ہو آپ کی آنکھوں کی زیارت مجھے دن رات
اور آپ کے قدموں پہ ہمیشہ مرا سر ہو

سرکار بنا دیتے ہیں اُس شخص کو عمدہ
جو خوف کی اُلجھن میں گھرا عام بشر ہو

اللہ! مرا شوق مدینے کی تجلی
اور چاہ کہ ہر غم کی شَہِ دِیں کو خبر ہو

ہر روز یہی شاؔد دعا ہے مری رب سے
ہر روز ادب سے مرا طیبہ میں بسر ہو

احمد شاؔد

Scanned with CamScanner
CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

گر اسوۂ محبوبِ خدا پیشِ نظر ہو
پھر فکرِ جہاں کیوں رہے، کیوں حشر کا ڈر ہو؟

سیرت کے اُجالوں سے مرا دِل بھی ہو روشن
یہ عمر مری نورِ اطاعت میں بسر ہو

فردوس نظر آتی ہے اُس کو تو زمیں پر
جو مسجدِ نبوی میں جھکا سجدے میں سر ہو

ہے لاغر و لاچار بھی اور خوار بھی اُمت
"اے سیدِ سادات! عنایت کی نظر ہو"

سرسبز ہو یہ روح کی بنجر مری کھیتی
طیبہ کا قمر کو جو حضور اِذنِ سفر ہو

قمر فرید چشتی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

مجھ عاصی و لاچار پہ جو ان کی نظر ہو
تو قبر میں اور حشر میں پھر بار دگر ہو

اک تیرے کرم ہی سے مری جان بچے گی
"اے سید سادات! عنایت کی نظر ہو"

اس طرح سنور جائیں شب و روز یہ میرے
جو مانگوں ملے ایسا مرا دست ہنر ہو

پاؤں میں چمک عشق سے تیرے، مرے ہادی!
اس راہ کی یہ گردِ سفر، زادِ سفر ہو

اسرارؔ کے اشعار کو دے اذن حضوری
یوں معتبر اس دُنیا میں اس کا بھی ہنر ہو

اسرار مسعود ساجدؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

جب عمر محمد کی غلامی میں بسر ہو
کٹ جائے شب تیرہ محبت کی سحر ہو

قاسم بھی، سخی بھی ہیں وہ مختار زمانہ
وہ بانٹ رہے ہیں کہ، طلب کچھ بھی اگر ہو

اے کاش مدینے میں ہو مسکن یہ دعا ہے
آقا کی ثنا میں یہ مری عمر بسر ہو

اک عمر سے خالی ہے مرا کاسۂ امید
"اے سید سادات! عنایت کی نظر" ہو

تاریک اگر ہے یہ سفر، خوف میں ہو کیوں
لو نام محمد تو اندھیرے میں سحر ہو

ہیں مصطفیٰ کے زیر اثر جس کے عمل سب
تو نقشِ قدم اس کا جہاں بھر میں امر ہو

معراج کے مہمانِ خصوصی کی ہے آمد
تو زینؔ بھلا کیوں نہ فرشتوں کو خبر ہو

عبدالرؤف زینؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر ایک ادا اُن کی اگر مصرعِ تر ہو
پھر مدحتِ آقا مرا کیسے نہ ہنر ہو

میرے لیے کافی یہ محبت کا ثمر ہو
جب موت مری آئے مدینے کا سفر ہو

میں کیسے اٹھاؤں گا الم دربدری کا؟
"اے سیدِ سادات! عنایت کی نظر ہو"

دل کو ہے یقیں جاؤں گا سرکار کے در پر
گو ہاتھ میں لاٹھی ہو، جھکی میری کمر ہو

بگڑے ہوئے سب کام سنور جائیں گے میرے
اے سیدِ کونین! کرم تیرا اگر ہو

پھر موت ہی اچھی ہے، وہاں ڈر مجھے کیسا؟
جب عمر مری آپ کی بستی میں بسر ہو

محبوبِ خدا حسنِ مکمل ہے مزملؔ
کچھ شرط نہیں نور کا پیکر ہو بشر ہو

مزملؔ فریدؔ

صلی اللہ علیہ وسلم

ڈوبا ہے گناہوں سے مرا خاک سراپا
"اے سیدِ سادات عنایت کی نظر ہو"

کرتا ہوں میں رو رو کے گزارش مرے آقا
اک بار تو جیون میں مدینے کا سفر ہو

کملی میں جگہ دیجیو سرکارِ مدینہ
بگڑی مری بن جائے گی، دیدار اگر ہو

سر شرم سے اٹھتا نہیں میرا تو دعا میں
کیا حال ہو جو سامنے آقا کا نگر ہو

اے والیِ کونین کرم مجھ پہ ہے تیرا
بخشش مری فرمایئے تو بارِ دِگر ہو

کرتا یہ خطا کار ہے تیمورؔ دعائیں
باقی جو مری عمر ہے طیبہ میں بسر ہو

تیمور علی تیمورؔ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طرح مصرع

"اک عنایت کی نظر مجھ پہ بھی آقائے جہاں"

از

پرتو روہیلہ

04 دسمبر 2024ء

اجلاس نمبر 106

تری حکمت سے، ہیبت سے، تری طلعت سے، ہمت سے
مسیح و موسیٰ و یوسف، خلیل؛ اے دین کے سلطاں
نخستیں قادرِ احیا، دوم رکھے یدِ بیضا
سوم با حسنِ دل آرا، چہارم بندۂ احساں

نظام الدین ممنونؔ

Scanned with CamScanner CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

حسنِ تخلیق آپ کی صورت سے ہے، شاہا! عیاں
صنعتِ کامل کا صانع خود ہے خلاقِ جہاں

ہے وہی انسانیت کا طرۂ عز و شرف
تا ابد اس کی نبوت اور رحمت جاوداں

تیری ہر ہر بات ہے فکر و نظر کی رہنما
آخری خطبہ ترا منشورِ امنِ امتاں

جب "رفعنا" سن لیا، اب سوچ معیارِ خدا
عظمت و شانِ نبی ہے برتر از وہم و گماں

خواہشِ دیدارِ سرکارِ مدینہ لے چلی
قبر میں تو دیکھ لوں گا، گر نہیں ممکن یہاں

آپ کی رفتار سے بدلا زمانے کا چلن
آپ کی گفتار ہے رنگینیِ نطق و بیاں

میں لحد میں ساجدؔ ان کے پاؤں میں گر جاؤں گا
وہ بڑی شفقت سے فرمائیں گے "جا سوئے جناں"

شریف ساجدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

رہتی ہے جوئے کرم آپ کی ہر لمحہ رواں
"اک عنایت کی نظر مجھ پہ بھی آقائے جہاں"

قلبِ انساں کی ہوئی آپ کے دم سے تطہیر
ہوا تہذیب کا خوگر جو تھا وحشی انساں

آپ اوصافِ حمیدہ میں ہیں بے مثل و عدیل
ہر کہیں گاتے ہیں گن آپ کے اہلِ ایماں

آپ ہی ختمِ نبوت کے ہیں والی وارث
معجزہ آپ کا ہے، آپ پہ اترا قرآں

آپ کے قول و عمل میں ہے خدا کی منشا
آپ نے جو بھی کہا، ہے وہی رب کا فرماں

ہے ریاضؔ آپ کے اشعار کا شیریں لہجہ
نعت کے نور سے ہی پیدا ہوا حسنِ بیاں

سید ریاض حسین زیدی

Scanned with CamScanner CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کے انوار سے روشن ہوا سارا جہاں
ظلمتوں کے سلسلے کا مٹ گیا نام و نشاں

مہرباں تجھ سا کوئی ہم نے نہیں دیکھا یہاں
کر کرم بہرِ خدا بر حالِ ما اے مہرباں

عشقِ احمد سے ملا سوز و سرورِ زندگی
عشقِ احمد سر بسر در سینۂ بسمل نہاں

ہے پھنسی منجدھار میں کشتی خدا کے واسطے
"اک عنایت کی نظر مجھ پر بھی آقائے جہاں"

جب بہارِ مصطفی فرحت بہ ساماں آ گئی
جشنِ راحت تھا وہاں روتی تھیں آشائیں جہاں

گہ بہ نرمک گفتگو در بزم گاہِ دوستاں
گہ بہ سرکوبی رواں در کارزارِ دشمناں

لوگ وہ جو ہو گئے عشقِ نبی میں مبتلا
وہ نہیں کرتے کبھی اندیشۂ سود و زیاں

Scanned with CamScanner

جس گھڑی پہنچے مرے مرسل سرِ عرشِ علیٰ
دیدنی شوقِ زیارت آسماں بر آسماں

دہر ہا گردیدہ ام، مہرِ بتاں ورزیدہ ام
شاہِ خوبانِ جہاں، عالم میں تجھ سا ہے کہاں

اس طرح بدلا گیا سارا نصابِ زندگی
خوش نما ہونے لگا پھر خیر سے سارا جہاں

ان سا کوئی خوش بیاں عالم میں تو دیکھا نہیں
سب فصیحانِ جہاں خاموش رہتے تھے وہاں

ہر کہیں توحید کا ڈنکا تھا پھر بجنے لگا
درس میں توحید کے رنگِ رسالت تھا عیاں

ہر طرف ان سے فریدیؔ ہے بہارِ زندگی
اس طرح سے ہو گیا سارا جہاں دارلاماں

موج دین فریدی

جناب شریف ساجد، موج دین فریدی اور مزمل فرید کی نعتیں بحر رمل مثمن محذوف (فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن) میں ہیں۔

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نے سارے زمانے پہ کیے ہیں احساں
"اک عنایت کی نظر مجھ پہ بھی آقائے جہاں"

مجھ کو لذات یہ دنیا کی نگل ہی جاتیں
ان کی رحمت کا مگر تھام لیا ہے داماں

شہرِ طیبہ کی ہوں گلیاں تو یہ کھل کر نکلیں
سینۂ شوق میں پلتے ہیں جو لاکھوں ارماں

ورفعنا لک ذکرک پہ عمل ہے میرا
میری بخشش کا یہی نعت بنے گی ساماں

آپ دربارِ الٰہی کے مقرب ٹھہرے
دو جہانوں میں فقط آپ کا سکہ ہے رواں

تم بھی شامل ہو غلامانِ محمد میں، نویدؔ!؟
جب فرشتوں نے یہ پوچھا، کہا میں نے "ہاں ہاں"

ڈاکٹر نوید عاجزؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

کب یہ ممکن ہے کہ کر پاؤں تری مدح بیاں
نہ تو جبریل سا لہجہ ہے، نہ حسّاں کی زباں

ہر بلندی مرے مالک نے تجھے سونپی ہے
عرش پر دیکھتا ہوں میں ترے قدموں کے نشاں

اب جہاں والے طلب کر لیں اجالے مجھ سے
میری آنکھوں میں سمایا ہے جو طیبہ کا سماں

تو وہ مختار جو منگتوں کو بھی سلطاں کر دے
"اک عنایت کی نظر مجھ پہ بھی آقائے جہاں"

لڑکھڑاتا ہے عمرؔ جوں ہی، اسے تھامتے ہیں
دیکھو! سرکار کی حاصل ہے اسے کیسی اماں!

پروفیسر عمر فاروق

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ایک بھی آپ سا پایا نہ، لیا ڈھونڈ جہاں
آپ کا چھوڑ کے در جائیں تو جائیں گے کہاں

سب رلاتے ہیں، ستاتے ہیں، جلاتے ہیں دل
ایک بس آپ گلے سب کو لگاتے ہیں یہاں

آپ کی ذات کریمی تو ہر اک بات کریم
آپ ہیں شیریں سخن، آپ کی میٹھی ہے زباں

میرے یٰسین، مزمل، اے مدثر میرے
کس قدر پیار سے کرتا ہے مخاطب رحماں

بخش کر آپ کو محمود مقام و کوثر
جو عدو آپ کے تھے ہوگئے بے نام و نشاں

یاں کوئی یار نہیں، آپ سا غم خوار نہیں
"اک عنایت کی نظر مجھ پہ بھی آقائے جہاں"

چند مدحت کے یہ گلہائے عقیدت ہوں قبول
آپ کی نعت قمر لکھے، ہے اوقات کہاں

قمر فرید چشتی

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

ختم ہو جائے مری زیست سے یہ فصلِ خزاں
دشتِ تشنہ کو بنا دیجیے دریائے رواں

آپ دنیا کے لیے ہادیِ اعظم ٹھہرے
سیکھتی آپ سے تہذیب ہیں اقوامِ جہاں

آپ خوشنودیِ خالق کے لیے پیدا ہوئے
آپ کے واسطے تخلیق ہوئے کون و مکاں

آپ خورشیدِ ہدایت ہیں، کلام آپ کا نور
نور ہے آپ کے اخلاقِ حمیدہ کا بیاں

"سب برابر ہیں سوا تقویٰ کے" تفسیر ہوئی
جب بلالِ حبشی کو تھا دیا حکم اذاں

روبرو ہو کے ملے عرش پہ اللہ سے آپ
اتنی رفعت پہ بشر کا کہاں پہنچے گا گماں

آپ تو منبعِ رحمت ہیں زمانے کے لیے
"اک عنایت کی نظر مجھ پہ بھی آقائے جہاں"

ناظم زر سنز

صلی اللہ علیہ وسلم

نامِ نامی جب لِیا، اُن کا مصیبت میں یہاں
اور بھی رنجیدہ دل ہوتا گیا ہے شادماں

کر نثار اُن کے تصور پر تو اپنی کائنات
جان، دل، اور بچ گئی ہے جو تری عمرِ رواں

وہ حقیقت آشنا ہیں، وہ بقائے امن ہیں
تاجور، وہ دل کشا، وہ خوش خصال و خوش بیاں

ہے یہی میرے لیے کافی، اگرچہ خاک ہوں
ایک ادنٰی سا ہوں میں اپنے نبی کا مدح خواں

آپ کی پرنور آنکھوں کی وجاہت، مرحبا
آپ کا لطف و کرم سب سے سوا شیریں بیاں

دل توجہ چاہتا ہے آپ کی میرے حضور
"اِک عنایت کی نظر مجھ پر بھی آقائے جہاں"

زندگی بھر شادؔ تم لکھتے رہو نعتِ رسول
تیرا دل ہو جائے گا ان کی مہک سے گلستاں

احمد شادؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

اک ترے در کے سوا عاصی یہ اب جائیں کہاں
ہاں، وسیلہ ہی ترا آئے گا یہ کام وہاں

ذکر طیبہ کا ہوا، ہم نے یہ منظر دیکھا
لب تو خاموش ہیں اور آنکھ سے ہیں اشک رواں

پست آواز رہے اور نظر بھی ہو جھکی
ہم کو آدابِ رسالت یہ بتائے قرآں

شکر صد شکر کہ ہم شاہ کی ہیں امت میں
فضل ہے خاص، یہ رحمت ہے، یہ رب کا احساں

شک نہیں اس میں کہ بے عیب ہے تو ذات اُن کی
کتنے اسرار یہ عظمت کے ہوئے ہم پہ عیاں

اسرار مسعود ساجدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی ہستی میں حسنِ حق تعالیٰ ہے نہاں
آپ کے ذکرِ حسیں پر جھوم اٹھتی ہے زباں

قتل وغارت، ظلم و بد نظمی تھی دنیا کا نصیب
گر نہ آتے آپ تو کیسے سنورتا یہ جہاں

کام سب اٹکے ہوئے میرے سنور جائیں اگر
"اک عنایت کی نظر مجھ پر بھی آقائے جہاں"

ہم اندھیروں میں بھٹکتے گر نہ آتے آپ تو
نعمتیں انوار کی بانٹیں، کیا رب کو عیاں

آپ کی باتیں مرے غم کا مداوا بن گئیں
آپ ہی تسکینِ دل ہیں، آپ ہی آرامِ جاں

ہے مدینہ علم کا دانائے کل امی لقب
آپ کی تعریف سے قاصر ہے یکسر یہ زباں

جب درودِ پاک کی محفل سجے روتا ہوں میں
روضے پہ جاتا مزمل، کاش خود پڑھتا وہاں

مزمل فریدؔ

Scanned with CamScanner

صلی اللہ علیہ وسلم

لوں مزا چوم کے میں آپ کے قدموں کے نشاں
کاش میرا بھی تو ہوتا کہیں طیبہ میں مکاں

آج غفلت کا سماں مجھ پہ بھی ہے چھایا ہوا
"اک عنایت کی نظر مجھ پہ ہو آقائے جہاں"

خوب ہے، میں جو سفر ہی میں بھٹک جاتا ہوں
قافلہ مجھ کو ملے وہ جو ہو طیبہ کو رواں

بے سہارا ہیں، گنہ گار ہیں جو ہیں لاچار
سب پکاریں گے وہاں حشر میں "آقا ہیں کہاں؟"

درد مندوں کو سکوں دیتا ہے یہ ایک خیال
آپ کہتے ہیں "نہ ڈر قبر سے، میں ہوں نا وہاں!"

میں بیاں کرتا گیا جو بھی وہ سب سنتے گئے
یہ امینیؔ کا عقیدہ ہے کہ آقا ہیں یہاں

بلال امینیؔ

Scanned with CamScanner